[illegible]

[illegible]

History
of the Establishment
of the English Power
in Bengal
translated from
Mr Marshman's
History of [illegible]

[illegible]

by

Mir [illegible]

Delhi College

1844

[illegible]

[illegible]

1844 A.D

تاریخ بنگال ابتدائے عملداری کمپنی بہادر سے سنہ ۱۷۶۰ تک زبان انگریزی سے
منشی نور محمد مدرس مدرسۂ دہلی نے زبان اردو مین ترجمہ کیا

History
of the Establishment
of the English Power
in Bengal
translated from
Mr. Marshman's
History of Bengal
with an Introduction and some notes
by
Noor Mohammed 3rd Urdu Teacher
Dehlie College
1844

باہتمام پنڈت دہرم نراین مطبع العلوم مدرسۂ دہلی میں
مطبوع ہوئے
۱۲۶۰

دیباچہ

(ii)

اھل ہند اور فرنگ قبل اسکی کہ قوم پرتگیس جانب
شرق کیپ گڈہوپ کی پونہچی آپسمین تجارت
بحر قلزم اور بحر عمان سے کیا کرتی تہے یہہ تجارت
زمانہ سابق مین معرفت اہل فنیشیا اور بہی چند
روز کی لئے معرفت یہودیون کی ہوا کرتی تہے
محل تجارت اجناس مشرقی اور مغربی کی سائڈن
اور ٹایرہ اور بعد ایک مدت کی سکندریہ تہی

غلبہ اہل اسلام کا مصر اور سیریا پر باعث اس بات
کا ہوا کہ تجارت اجناس مشرقی کے کبھی معرفت
اہل وینیشیا اور کبھی معرفت جوئیس کی ہونے
لگی سنہ ایک ہزار چار سو ستانوے میں واسکو
ڈی گاما معہ ایک فوج بحری قوم پرتگیس کی کیلی کٹ
مین جو ساحل ملابار پر ہے وارد ہوا اور ان ایام
مین تجارت اس ملک مین اہل وینیشیا کیا کرتی تہے
* ایام حکومت اس سردار عظیم الشان اور اوسکے
جانشین البوکرک پر کچہ زمانہ نگذرا تہا کہ قوم پرتگیس
باوصف مقابلہ اپنے حریفوں اہل وینیشیا
راجاؤن ہند سے دیار ہند مین اکثر بتیل درالکار
باہر سے ایا کرتی تہے مصالح عطریات سنگ بیش
قیمت موتی ابریشم پارچہ کرباس نیل اور لاکہہ اس
ولایت سے باہر جایا کرتی تہے
جو کبھی کبھے اس طور بیش اجاتی تہے بنانی کوٹھیون

ساحل مغربی ہندوستان اور اجارہ لینی اس
تجارت کو جسکو باشندگان وینشیا بسبب اسکی
کہ وہ ایک مدت سے معرفت انکی ہوتی تہے اپنا
حق سمجہتے تہی کامیاب ہوئے بڑی مقامات تجارت
پرتگیس کے اور تربصرہ ڈائو کیلیکٹ گوا اور بہی
ملاکا مثلاً مکاو وغیرہ اور کچہہ مقام بنگالہ مین سے تہے
دوسرے قومون ولایت فرنگستان نے بہی
قوم پرتگیس کے کامیاب ہونی سے انکا تتبع اختیار
کیا اول اہل ڈچ اور چند روز بعد انگریزون نے
کشور ہند مین تجارت شروع کی ایک ہزار چہہ سو
مین کچہہ لوگون نے بیچ شہر لنڈن کے کوٹہی مہاجنی
بنائی اور لقب انکا صاحبان کورٹ یا صاحبان کوٹہی
مہاجنی لنڈن جنکی سوداگری ہندوستان مشرقی
مین ہوا کرے مقرر ہوا۔ مبدا کمپنی حال اور سلطنت
انگریزی کا یہہ لوگ تہی اسکی پونجی سات لاکہہ

غلبہ اھل اسلام کا مصر اور سیریا پر باعث اس بات
کا ہوا کہ تجارت اجناس مشرقی کے کبھی معرفت
اھل وینیشیا اور کبھی معرفت جوئیس کی ہونے
لگی سنہ ایک ہزار چار سو ستانوے مین واسکو
ڈی گاما سعہ ایک فوج بحری قوم پرتگیس کی کیلی کٹ
مین جو ساحل ملابار پر ہے وارد ہوا اور ان ایام
مین تجارت اس ملک مین اہل وینیشیا کیا کرتی تہے
* ایام حکومت اس سردار عظیم الشان اور اوسکے
جانشین البوکرک پر کچہ زمانہ نگذرا تہا کہ قوم پرتگیس
باوصف مقابلہ اپنے حریفون اہل وینیشیا
راجاؤن ہند سے دیار ہند مین اکثر بتیل مرانکا
باہر سے آیا کرتی تہے مصالح عطریات سنگ بیش
قیمت موتی ابریشم پارچہ کرپاس نیل اور لاکہہ اس
ولایت سے باہر جایا کرتی تہے
جو کبھی کبھی اس طرح پیش آجاتی تہے بنانی کوٹھیون

ساحل مغربی ہندوستان اور اجارہ لینی اس
تجارت کو جسکو باشندگان وینشیا بسبب اسکی
کہ وہ ایک مدت سے معرفت انکی ہوتی تہی اپنا
حق سمجھتے تہی کامیاب ہوئے بڑی مقامات تجارت
پرتگیس کے اور تربصرہ ڈائو کیلیکٹ گوا اور بہی
ملاکا مثلاً مکاو وغیرہ اور کچہہ مقام بنگالہ مین سے تہے
دوسرے قومون ولایت فرنگستان نے بہی
قوم پرتگیس کے کامیاب ہونی سے انکا تتبع اختیار
کیا اول اہل ڈچ اور چند روز بعد انگریزون نے
کشور ہند مین تجارت شروع کی ایک ہزار چہ سو
مین کچہہ لوگون نے بیچ شہر لنڈن کے کوٹھی مہاجنی
بنائی اور لقب انکا صاحبان کورٹ یا صاحبان کوٹھی
مہاجنی لنڈن جنکی سوداگری ہندوستان مشرقی
مین ہوا کرتی مقرر ہوا۔ مبدا ء کمپنی حال اور سلطنت
انگریزی کا یہہ لوگ تہی اسکی پونجی سات لاکہہ

روپیہ کے اور اسمین دو سو پندرہ آدمیو
شراکت تہی رئیس انجمن ارل کمبرلینڈ تہا انصرام
کاروبار اسکو تہی مہاجنی یعنی کمپنی کا چوبیس ۲۴
صاحبان ڈائرکٹر انتخاب ہوکر کرتی ہتے جمیع صاحبان
مال بروقت ضرورت واسطی دریافت حال اپنے
کاروبار کی جمع ہوا کرتی ہتے آرزو کمپنی کی کچھ فتح
نہ تہی بلکہ مقصد انکا تجارت تہا یہہ لوگ سوداگر
تہی اور اپنے گماشتون کو اطراف ہندوستان
مین بہیجتی تہے اونہون نے بسبب ظلم رئیسان
اس بلاد اور بہی اُن قومونکی جو دعوی شراکت
کارکہتی تہے حکام کی اجازت لیکر بتدریج قلعہ تعمیر
کئی اور اپنے محافظت کی لئے فوج رکہی جہان
جہان کہ انگریزون اور اہل ڈچ نی کوٹہیان
بنانی شروع کین وہان قوم پرتگیس آئی اور انسی
مقابلہ کیا اول انگریزون نے اپنی کوٹہیان

کوٹھیان تجارت کی بیچ ہندوستان کی سورت
احمد اباد اور کیمپا مین مقرر کین ایک ہزار چھہ سو چوبیس
مین شاہجہان نے ایک فرمان انگریزون کو اس
مضمون کا مرحمت کیا کہ آئندہ کو انگریز بنگالہ مین تجارت
کیا کرین سعی بوٹن صاحب سی یہہ بات انہین حاصل
ہوی تہی جب بادشاہ دکہن مین خیمہ زن تہے کہ
اسکی ایک بیٹی کے کپڑون مین اک لگی اور وہ
بہت جل گئی ایک فرمان شاہی بنام صاحبان کوٹہی سورت
کی صادر ہوا کہ وہ کسی انگریز کو جو فنِ طبابت سی
خوب ماہر ہو بہیجین بوٹن صاحب وہان سے روانہ ہوے
اور انکا معالجہ موافق پڑا اور وہ لڑکی اچہی ہوگئی
بادشاہ نے ممنون ہوکر کہا کہ تم جس چیز کی بہی
درخواست کروگی مین اوسکی بیشک عطا کرون کا
بوٹن صاحب نی اپنی لئے کوئے چیز طلب نہ کے
لیکن اس بات کی درخواست دی کہ صاحبان انگریز

صوبہ بنگالہ مین تجارت کیا کرین شاہنشاہ نی فرمایا
وہ بلاسور مین کوٹھی بنالین کاروبار کوٹھی بنگالہ کا چند
روز تک کوٹھیون مدراس اور بنبئی سے بہت کم
تہا اور وہ نسبت انکی بہت چہوٹی تہے سن سولہ سو
اٹھانوے مین موضع چٹاٹی کووند پور اور کلکتہ شاہزادہ
عظیم الشان سے نے انگریزون کو عطا کیا اگرچہ انگریزی
کوٹھیان اس دیار مین روز بروز بڑہتی جاتی ہین
لیکن چونکہ ایک دوسرے کوٹھی مہاجنونکی مقابل
پہلی کوٹھی سے کہڑی ہوئے تہی اسلئی کوٹھیون
طرفین کو خوف برباد سے کا تہا بعد مقابلہ اور جہگڑا کی
کی حصہ دار دونو کوٹھیون سے کے مل سے گئے اور سن
۱۷۰۸ مین ایک کوٹھی ہو گئے اور یہہ کوٹھی موسوم
بکوٹھی سوداگران جو ولایت ہند مین تجارت کیا کرتی
ہین ہوئے انکی کوٹھیان بیچ صوبہ بنگالہ کے موضع
چٹاٹی بلبسور ڈہاکہ قاسم بازار ہوگلی مالدہ اثراج محل

محل اور پٹنہ مین تھین سن ۳۳۸۱ انگ سوداگران مذکورین
کو کئی دفعہ سندین بمیعاد چند سال کی شاہ انگلستان
نی مرحمت کین تھین لیکن اسی سال مین شاہ موصوف
نی انکی تجارت موقوف کروادیے اگرچہ وہ پھر
بھی بیس برس کی لئے حاکم ہند مقرر ہوی تھی
شاہان ہند بعد اورنگ زیب کی کمزور ہونی
لگی اس لئے مرہٹون نی غلبہ پایا اور شاہ ہند کی سلطنت
پر حملہ متواتر کرنی لگے اور اہل فرنگ کو خواہش
مقابلہ اور تسخیر تختگاہ دہلی کی ہوی سنہ ۱۷۱۵ مین
عرضی کمپنی نے اس مضمون کی فرخ سیر کو لکھی کہ
ہمارے اسباب کی تلاشی نہوا کرے اور جو محصول
نواب ہمسی لیتا ہے معاف ہو جاوے ہملٹن صاحب
نی جو ایک سفیر ان کمپنی سے تہا ہماری بادشاہ کو
جو شادی کے رات اُسی لاحق ہوے تھی اچھا کیا
اور شہنشاہ سی مضمون درخواست کمپنی کا بتکرار

عرض کیا اور شہنشاہ نی اقرار کیا کہ جو بات تمہین
مطلوب ہی وہ مجھے منظور ہی انگریزون نے اگرچہ کئی
بار عرائض واسطے حصول فرمان کی جسکا شہنشاہ نی
دینیکا اقرار کیا تھا بھیجین جواب انکا دو برس تک
نہ ملا خبر رہو انگی گورنر صاحب سورت بمبئی کی جب
اراکین سلطنت کو معلوم ہوئے وہ معاملہ کرنی
پر بلحاظ اس بات کی کہ مبادا جہاز انگریزی جہازون
مغلیہ اور حاجیون کو سدراہ ہون راضی ہوئے
مرہٹون نے سنہ ۱۷۴۱ مین بنگالہ پر حملہ کیا اور
چوتھ مانگی لیکن نواب علی وردی خان نے انہین ہٹا دیا
کاروبار کوٹھیون تجارت اہل فرنگ کا بیچ بنگالہ کے
اسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سے
چلتا تھا ایک لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین
واقع ہوئی اور اُس لڑائی مین بربادی اُن انگریزون
کی جو کنارہ کرومنڈل پر بستی تھی منظور تھی فرانسیسون نے

فی جو صعب ترین دشمن انگریزون کی بہ نسبت
اہل ڈچ اور پرتگیس کے تہی سبب تتبع دوسرے
قومون اہلِ فرنگ کا کیا تہا اور اپنی کوٹہیان
ہندوستان مین بنا کین تہین تاکہ وہ بہی فواید تجارت
ہندوستان سے حاصل کرین کوٹہیان فرانسیسون
کی بونڈچرے اور چندرنگر مین تہین ڈپ لکس صاحب
جو ایک بڑا مرد ذی ہوش اور صاحب تدبیر تہا
بونڈچری مین گورنر تہا ایک فوج بحری فرانسیسون
کی بسرداری بسی صاحب کی جو ایک مرد قابل او
شجاع تہا مقابل مدراس کے جسمین بڑی کوٹہی
انگریزون کی تہی آئے اور اس شہر کو تسخیر کرکر
فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسیس اسمین
فتح یاب ہو جاتے تو یہہ ظاہر تہا کہ کوئی برابر انکے
اسطرف نہ رہتا انگریزون نے نواب ارکٹ سے
اعانت چاہی اسنی ایک فوج دس ہزار ادمیونکی

بہی فرانسیس انسی مقابلہ نکر سکی اور ہبت کئی دو برس
بعد کچھہ فوج انگلستان سی انگریزون کی مدد کی لئی
آئی اور وہ سنیٹ ڈیوڈ سے آگی بڑہی اور بونڈ
چری کو محاصرہ کر لیا لیکن اُسپر فتح یاب نہوئے
سنہ سترہ سو اٹھتالیس کے انجام مین یہہ خبر آئے
کہ ولایت مین فرانسیسون اور انگریزون مین صلح
ہوگئی ہے اس سبب سی فرانسیسون نی مدراس
کو چھوڑ دیا اور اس شہر مین انگریزون کا پھر دخل
ہو گیا یہہ صلح تھوڑے دنون تک رہی تخت نشین
ہونی سلطنت کارناٹک پر جھگڑا ہوا اور ایک
دوسری لڑائے شروع ہوی بعد مرگ نظام الملک
کی چند اصاحب نی نوابی کارناٹک کا بحمایت
مظفر جنگ کی دعوے کیا مظفر جنگ پوتے
نظام مرحوم صوبہ دکہن ناظر جنگ کی مخالفت مین
جو بجای باپ اپنی کے مسند نشین ہوا اہتا مظفر جنگ

نی اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر جنگ کی قید مین پڑا
چند روز بعد اسکی خلاف مین اُسنی ہنگامہ
برپا کیا اور ناظر جنگ اسمین مارا گیا معین مظفر جنگ
اور چنداصاحب کی فرانسیس تہے مظفر جنگ
صوبہ دار دکہن کا ہوا اور چنداصاحب نواب
ارکٹ کا مظفر جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز
محمد علیخان بیٹی علی وردی خان نواب سابق ارکٹ
کی مویدہوئے تبسی صاحب نی صلابت جنگ کو جسنی
اقرار کیا کہ مین قبضۂ فرانسیسون کو جو نوابون
سابق نے اُنہین دیا تہا بدستور قدیم بحال رکہونگا
مقرر کیا ۱۷۵۱ مین محمد علی جو متوسلین انگریزون
سی تہا بہاگ گیا اور کہا کہ مجہہ سے کچہہ دعوے
نہین ہے لیکن وہ پہر ۱۷۵۲ مین انگریزون کے
کمک لیکر چنداصاحب اور فرانسیسون سے
مستعد جنگ ہوا اور چنداصاحب انجام کار ناچار

ہوکر آپ اُس پاس آیا اور وہان مارا گیا سنہ ۱۷۵۴
مین فرانسیسون اور انگریزون سے صلح ہوگئے
اور محمد علی مسند ریاست پر قایم رہا سنہ ۱۷۵۶ مین
ایک دوسری لڑائی فرانسیسون اور انگریزون
مین واقع ہوئی لیکن سنہ ۱۷۶۳ مین انگریز فتح یاب
ہوی فرانسیس اگرچہ آب بھی حکومت پونڈچری
اور چندرنگر اور ایک یا دو اور موضع کی رکھتی
ہین لیکن تب سی حکومت اونکی بیچ ہند کی کبھی
جا مین مستقل نہ ہے اب ہمین احوال تسخیر بنگالہ
کا لکھنا ضرور ہے کیونکہ وہ اُس وقت مین واقع
ہوئی تھی

ذکر سراج الدولہ

اس وقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تھا الہ وردیخان
جو شجاعت اور امور ریاست مین شہرت رکھتا تھا
دس برس تک مرہٹون سے لڑا اور صوبہ بنگال
کو اونکی دست تصرف سی باز رکھا اگرچہ اس عرصہ مین

مین خان مذکور نے بار ہا اونہین شکست دی لیکن انجام کار تنگ ہوکر شرایط جو مرہٹون نے پیش کین تہین منظور کرلین اور بارہ لاکہہ روپیہ سالیانہ خراج دینا اونہین مقرر کیا ایک برس قبل وفات اپنی سی خان موصوف نی مجبور ہوکر صوبہ اوڑلیہ کو حوالہ مرہٹون کی کیا ایک مرد نوجوان چوبیس برس کی عمر کا جو متکبر اور ظالم ونامرد وعیاش اور طریقہ لہو لعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجھتا تہا اوسکی قایم مقام ہوا اور ممکن نہ تہا کہ صوبہ بنگال اور بہار اُسکی قبضہ تصرف مین رہے بعد وفات خان مذکور کی مرہٹی بار دگر مستعد جنگ ہوئے اور اُسوقت کی اوضاع اور اطوار سی یہہ بات صاف عیان تہی کہ وہ لوگ اوس ملک پر قابض ہوجاوین لیکن ارادہ ایسے کچہہ اور تہا ریاست بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تہا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین اوسے موت ہم

وردی خان سے قوم انگلسیہ کی گمان وہم مین بہی یہہ
بات نہ تہی کہ وہ کبہی حاکم ہندوستان ہوتی ہم لکہین
گی تہوڑے سے واردات جنکی سبب یہہ لوگ فتح یاب
اسپر ہوئی نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل
سنہ ۱۷۵۶ء کو مسند بنگال و بہار پر جلوس کیا چونکہ شہنشاہ
دہلی اوسوقت مین بی حقیقت محض تہا اسلئی نواب
موصوف نے اُس سے واسطی فرمان ریاست اپنی
کی درخواست نکی اول کار اوسکی ریاست کا یہہ تہا
کہ اُسنے ایک لشکر واسطی لوٹ نے خزانہ اپنی خالہ
کی جو زوجہ نوازش محمد مرحوم کی تہے متعین کیا
خاوند اس عورت کی نے جو حاکم ڈہاکہ کا تہا عرصہ
سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی تہے اور
بعد اُسکی وفات کی اُسکی سے بے بی وارث ہوئی
لشکر جسکو اُسکی بی بی نے واسطی حفاظت اپنی مال
کی نوکر رکہا تہا اسوقت بن کنارہ کر گیا اور تمامی خزا

خزانہ بی شفقت اور لڑاپے کی داخل محل سراج الدولہ
ہوا اور اُس عورت کو اِس جگہہ سے نکال دیا
راج بلبھ نائب نویش محمد حاکم ڈھاکہ نی بہت
مال اضلاع غارتگری کی سے جمع کیا تھا الہ وردیخان
حاکم صوبہ ثلثہ جب کثرت پیری سے مسلوب الحواس
ہوگیا اُسکی پوتی نے راج بلبھ کو مرشدآباد مین
گرفتار کرکر قید کیا اور کچھہ ادمی فوراً ڈھاکہ کو واسطے
ضبطی اموال اُسکی کے روانہ کئے لیکن کشن داس
بیٹی راج بلبھ نے کشتیان مال و متاع خانگی سی
بہرین اور بہانہ تیرت گنگا ساگر یا جگنانہہ کا کرکر
روانہ کلکتہ کا ہوا اٹھارہوین مارچ کو مقام مذکور مین
آپونہچا اور رخصت رہنی کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈریک
صاحب سے حاصل کی اور قیام اپنا اس جگہہ مین تاخبر
رہائی اپنے باپ کی اُسنی تجویز کیا سراج الدولہ
نی جب دیکھا کہ وہ دولت بیشمار قابو سے نکل گئے

بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بہیجا تاکہ
گورنر صاحب سے کشن داس کو طلب کرے چونکہ
یہہ شخص کچہ اسناد نہ رکہتا تھا اسلئی اُسی گورنر موصوف
نی باہر اپنی شہر سی کروادیا چند روز بعد ایک خبر
یورپ سی سنی گئی کہ اغلب تہا کہ ایک جنگ
درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند
روز مین واقع ہو اسوقت مین فرانسیس بنگال کول
کی زیادہ زور آور تھے اور فرانسیسی لشکر
جو چاندنگر مین تھا دس گونہ زیادہ اوس فوج
انگریزی سے جو کلکتہ پر متعین تہی تھا اسی
لحاظ سے صاحبان انگریز نے تعمیر فصیل شروع
کی اور یہہ خبر جلد گوش زد سراج الدولہ جو ہمیشہ
قوم انگلسیہ سی باستکراہ تمام پیش اتا تہا ہوئی
اسنی ایک خط پر تنبیہ بنام ڈریک صاحب کی
جارسے کیا جو مشتمل ممانعت فصایل جدیدہ اور

اور ایہہ امر فضایل قدیمہ اور معذر حوالہ کر دینی تھے
کشن داس پر تھا سید احمد چچا سراج الدولہ کا ایک
ماہ چہ مہینی قبل وفات علی وردی کی اس جہان
فانی سی رخصت ہوا اور تمام دولت اور لشکر اور
ضلع پورنیہ بنام شوکت جنگ اپنی بیٹے کی ہبہ کر دیا
یہہ لڑکا چند روز پیشتر صوبداری سراج الدولہ کی
جو اوسکا چچیرا بہائی تہا مسند ریاست پر بیٹہا یہہ دونو
ناعاقبت اندیش جفاکار و احمق تہی اور یہہ بات
ممکن نہ تہی کہ وہ آپسمین اخلاص سی رہین سراج الدولہ
نی بعد مسند نشینی کی فورا نوکر اون قدیمی اپنی دادا
کو ایک قلم موقوف کر دیا اور ایک نیا گروہ اوباشونکا
اپنی رفاقت مین رکہا وہ ہمیشہ ترغیب دیتی تہی اوسکو
اوپر کرنی ہر کام بیہودہ کی اور اصرار کرتی تہی اوپر کرنی
ظلم اور بی منصفی کی مال اور ناموس ہر متنفس اوسکی بلاد
کا ہاتہہ ظلم اور تعدی اوسکی سی محفوظ نہ تہا رعیان

بہت پورانی اور ناقص ہوگئی تہین اور بندوقین زنگ
آلودہ سراج الدولہ ساتہہ چالیس یا پچاس ہزار
آدمیون کی اور توپخانہ معقول کی واسطی حصار
شہر کی چلا انگریزون نی اپنی تئین قابل مقابلہ اُسکی
کی نپا کر ہر چند مکرر سہ کرر خطوط اُس پاس بہیجی اور
عذر خطیر دینا ٹہیرایا لیکن اُسنی کچہہ جواب نہ دیا اور
عزم بالجزم کر کر روانہ آگی کا ہوا مقدمۃ الجیش سراج الدولہ
ستولوین جون کو چتپور مین پہنچا وہان کئی رجال انگریزون
کا تہا اُنہون نی اُسپر سی ایسی گولیان مارین کہ فوج غنیم
تاب نہ لا سکی اور ہٹ کر دمدمہ مین مقام کیا
ستروین تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نی محاصرہ شہر کا
کیا اور دوسری دن ہر طرف سی حملہ کیا مکانات بے
متصل فصیل کو اپنی قبضہ مین لائی اور ایسی آتشبازی
کی کسیکو بہی تاب نہ لا سکا کہ فصیل پر ٹہیری اور
مقابلہ کری اُس روز بہت سی ماری گئی اور کتنی ہی

ہی زخمی ہوی اور ہور جال پر فوج غنیم قابض ہو گئی اور
تمام انگریز قلعہ مین بہاگ گئی وقت شب کی تہوڑے
سی عمارات عالیہ مین جو گرد قلعہ کی تہی اگ لگ گئی
ایک شوری و اسلی مشورہ لڑائی کی جمع ہوا افسران
جنگی بی تامل اور غور کی اپنی عہدون اور حقوق سے
جو اُن پر لازم تہی بولی کہ سوای بہاگ نی کی اور
کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی ہندوستانی
اُس قلعہ مین اس کثرت سی تہی کہ غلہ جو اسمین تہا
ایک ہفتہ بہر کو بہی کافی نہوا اب یہہ تجویز ٹہیری کہ
دوسری دن صبح کو اول عورتین بعد ازان مرد
کشتیون پر سوار ہوین اور اس شہر کو چہوڑ دین
لیکن یہہ خرابی تہی کہ کوئی اونمین سے عالی حوصلہ نہ تہا
جو اسوقت ضرور یہ کو بخوبی بجا لاوی بلکہ سب سفلہ مزاج
اور خواہان حکومت تہی اور الغیاد اور فرمان ہرے
روانہ کہتی تہی ہر گاہ عورتین کشتیون پر سوار ہو چکین

ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو
دوڑا اور ملاحون نی کشتیان کنارہ سی کہینچ لین ہر احد
نی حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجہی اور جو کشتی کہ اُسکو
پہلی نظر آئی چڑہ گیا اول ڈریک صاحب اور افسر فوج
بہاگی اور عرصہ چند لحظہ مین کچہہ کشتیان جہازون
سی مل گئین اور کچہہ جو راکو گئین اور نصف سی زیادہ
افواج قلعہ مین رہ گئی جب فرار کو زیر ظاہر ہوا مردمان قلعہ
نی ہوڈل صاحب کو اپنا سردار کیا جہازون مردمان
فراری نی بفاصلہ ایک کوس کی لنگر کئی اُنیسوین جون
کو دشمن نی بار دیگر حملہ کیا اور ناکام ہٹ گیا مردمان
قلعہ نی اہل جہاز کو بہت سی اشارات کئی تا وہ آکر
اُنہین دشمن سی مخلصی دین اور یہہ بات مردمان
جہاز کو کچہہ مشکل نہ تہی وہ وہان تک مردمان قلعہ کی بے
اور اہل جہاز زمین سی کوہی آکر ملتین اور مددگار ہوا
نفر وہان اندر جوان قلعہ کو ابہی تک ایک توقع تہی اہل

ترایل جارج نامی جہاز جو چیچوڑ مین لنگر کر رہا تھا حوڈل
صاحب نی اُسکی لانی کی واسطے دو آدمی روانہ
کئی یہہ جہاز آنی مین طرف قلعہ کی زمین پر بیٹھہ گیا
اور اُبھر نہ سکا اس سی اہل قلعہ اب اور بہی مایوس
ہوگئی اُنیسوین شب کو دشمن نی عمارات باقیہ کو جو گرد
قلعہ کی تھے اگ دیدی بیسوین کو دشمن نی حملہ
سخت کیا حوڈل صاحب نی مقابلہ مناسب نجانکر خط
صلح بنام مانک چند نایب ناظم کی بھیجا چہار گھنٹہ بعد دوپہر کی
ایک شخص نی فوج دشمن مین سی واسطی نہ سر کرنی اتواب
کی اشارہ کیا اور انگلش بہ توقع جواب نایب کی سر
کو نی اتواب سی باز رہی لیکن ایک ساعت کی دشمن
متصل فصیل کی آ گئی اور جرأت نی لگی عرصہ ایک گھنٹہ
مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض ہوگئی اور
تاراج مکانات شروع کیا قریب پانچ گھنٹہ کی نواب
موصوف بسلامتی قلعہ مین آ پہنچی اور انگریز آگی اوسکی

لائی گئی ہوڈل صاحب ہاتھہ بندہی ہوی حضور نواب مین آیا
نواب نی ہاتھہ اُسکی کہول دادئی اور بہت سی تشفی
دیکر کہا کہ اُسی ایک سرِ مو ایذا نہ پہنچی گی وہ اس گروہ
قلیل انگریزون کو دیکہہ کر سخت متعجب ہوا اور دلمین
کہا کہ کیونکر ان اتنی لوگون نی اس مدت دراز تک
اُس لشکر سی جو شمار مین اُنسی چار سو مرتبہ زیادہ تہا
مقابلہ کیا اُسنی میدان مین دربار کیا اور حکم واسطی
احضار کشن داس کی دیا ایک سبب حملہ کرنی
نواب کا انگریزون پر تہا کہ اُنہون نی کشن داس کو
اپنی حمایت مین بٹہایا تہا اور اسی منظنہ اس بات
کا تہا کہ ہرگاہ وہ ہاتہہ نواب مین بڑی عقوبت شدید
مین گرفتار ہووی گی لیکن نواب نی اوسی ماخوذ نکیا
بلکہ خلعت سرافراز کیا دیا ایک قلعہ دار ہندوستانی کو
جو عہدہ دولت نی بابین چہہ یا سات گہنٹہ کی مراجعت
کی طرف کمپنی اپنی کی ایک سو چالیس انگریز معہ

معہ ایک بی بی اور بارہ مجروح سرداروں کی اسیر
ہوئی قلعہ ارنی واسطے شب باشی ان لوگوں کی جائی
محفوظ تلاش کی اس قلعہ میں ایک مکان چھ گز کا لمبا
کچھ کم پانچ گز کا چوڑا تھا اور دھوا کی لئی ایک کھڑکی
اسکی ہر سری پر لگی ہوئی تھی شریر سپاہی قید ہوا
کرتی تھی اس مکان تنگ میں مسلمانوں نی انگریزونکو
اس مہینے میں جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہی قید کیا
تکلیف اس شب کی بیان سی باہر ہی قیدی کمال
تشنگی سی بجان آئی اور پانی جو چار سپاہیت نی انہیں
دیا کچھ نافع نہوا بلکہ اور انکی حق میں مضر ہوا ہر شخص بہت
سعی کرکر کھڑکی تک جاتا تھا اور تفریح نفس حاصل کرتا
تھا اس حالت اضطرار میں انہوں نی سات بہت منت
اور مناجت کی محافظین مقام سی اپنی ہلاکت کی استدعا
کی انجام کار ایک بعد دوسری کی جان بحق تسلیم ہوا
اور وہ جو زندہ رہگئی تھی انبار مردگان پر کھڑی ہوئی

اور بفراغت تمام استراحت کرنی لگی اور اسطرحسی
چند آدمی زندہ بچ رہی صبح کی وقت جو دروازہ
کہولا ایکسو چالیس آدمی مین سی تیس زندہ اور باقی
مردہ پائی یہہ قتل مشہور ہی بلیک ہول یعنی سوراخ
سیاہ و تاریک کی ہوا اسکی سبب سی حصار کلکتہ مین
نوف عظیم واقع ہوا ایک بڑی مصیبت تہی جسکی یادگار ہی آج
تک ہر ایک ملک مین ہی اور اسی کی سبب سراج الدولہ
ایک بڑا ظالم مشہور ہوا نواب دوسری دن تک اس
ماجرے سی بالکل اگاہ نہ تہا یہہ قصور بائیک چند جو واسطی
ایک رات کی محافظ اس قلعہ کا مقرر ہوا تہا ہی ایکسو بیش
جون کو نواب اس واردات سی مطلع ہوا اور چندان
اس امر مین پروا نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک
کی جو زندہ بچی تہی ایک ہولول صاحب تہی اُنہین بلاکر
مقام خزانہ دریافت کیا جب اُسنی کہا پچاس ہزار روپیہ
خزانہ مین پائی نہایت متحیر ہوا سراج الدولہ نی تو

نو منزلہ قرب و جوار کلکتہ مین کئی اور نام اُس شہر کا علی نگر
رکھا بعد ازان سمت مرشد اباد کی نہضت کی دوسری
جولائی کو اوسنی ہوگلی سی عبور کیا اور اہل ڈچ اور
فرانسیس سی باج طلب کیا اور یہہ بہی تنبیہاً کہلا بہیجا کہ اگر
یہہ اداہی زر باج مین کچہہ عذر کرین تو حال انکا مثل
انگریزون کی سمجہین اہل ڈچ نی چار لاکہہ بچاس ہزار
روپیہ اور اہل فرانس نی ساڑہی تین لاکہہ روپی دیکر
ہاتہہ اُسکی سی نجات پائی جس سال مین کہ شہر کلکتہ
تحت حکومت انگریزون سی نکل گیا اور وہ حدود بنگالہ
سی خارج کئی گئی اُسی برس یعنی سنہ سترہ سو چہپن عیسوی
مین فرنسیزونی تہوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور شہر سیرام پور
کی بنا رکہی سراج الدولہ حصول اس فتح سی خورم و
شادان مرشداباد مین داخل ہوا اور بعد از ان قصد
تسخیر پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کی تہی مصمم
اوسنکی تہی کیا اسنی واسطی قبضہ کرنی کی ایک اپنی منشی

ملازم کو نوجہ دار اُس ضلع کا مقرر کیا اور اپنی چچیری بہائی کو
لکھہ بہیجا کہ وہ اب اُس عہدہ کو سپرد کرین اس بات
سی وہ بہت آشفتہ ہوا اور درجواب لکھا کہ ہم صوبہ داران
اضلاع کی بموجب قانون کی ہین اور مقرر رکھی ہوئی
اُس عہدہ پر شاہ دہلی کی اور علاوہ یہہ اور لکھا کہ نواب
مرشد اباد کو خالی کردی اور جدہر اسکی مزاج مین
آوی چلا جاوی سراج الدولہ یہہ جواب سنکر نہایت
برہم ہوا اور بجلدی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کی طرف
کوچ کیا شوکت جنگ معہ فوج اپنی کی اس طرف سی
نکلا لیکن وہ فن لڑائی سی بالکل ناواقف تہا اور نصیحت
بہی کسیکی نہ سنتا تھا اُسکی سپہ سالار افواج
ہمراہ لیکر طرف ایک جای محکم کی سامنی جسکی ایک
جہیل تہی اور اسپر فرش سنگین تھا چلی اور اس
مقام مین آکر خیمہ زن ہوی کوئی سردار اس فوج
کا آئین جنگ سی واقف نہ تہا ہر ایک سرداری اپنی

اپنی لشکر کو جس جگہ مناسب جانا مقام کروایا سپاہ
سراج الدولہ آخر کو محاذی جہیل آگئی اور دشمنوں
پر اتواپ سر کرنی لگی توپ کلان سی فوج شوکت جنگ
سراسیمہ ہوگئی بسبب جسکی اُسنی از راہ بیوقوفی
کی سواروں کو حکم دیا کہ وہ جہیل سی پار اُترین اور حملہ
کرین وہ بمشکل تمام اوس دلدل مین سی گذری اور
اوہنین زمین سخت پر پہنچی ہوی دیر نہوی تہی کہ فوج
سراج الدولہ نی سخت حملہ کیا جبکہ ہنگامہ جدال
گرم ہو رہا تہا شوکت جنگ میدان معرکہ سی خیمہ مین
گیا اور عورتون سی مشغول ہوا اور اسطرح کا مست
ہوا کہ کشیدہ قامت بیٹھ نہ سکتا تہا سرداران
فوج اُس پاس آئی اور مشعر ہوی کہ وہ سر فوج پر چلکر
کہڑا ہو اُنہون نی ہاتی پر اُسی سوار کیا اور ایک آدمی
پیچھی اُسکی تہامنی
پیچہی اُسکی تہایا تا وہ کر نہ پڑی اور سیدہا بیٹہا رہی اور کنارہ
جہیل پر لی گئی جو ہین کہ وہ وہان پہنچا کہ ایک گولی فوج

عدو سی اُسکی پیشانی پر آکر لگی اور وہ وہین ہودج مین
سرد ہوگیا لشکر اُسکی یہہ حالت دیکھکر بہاگ نکلا بعد دو
دن کی موہن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور
خزانہ جو قریب نوی لاکہہ روپی کی تہا معہ حرم سرای
شوکت جنگ کی مرشد اباد مین بہیجدیا سراج الدولہ
اس لڑائی مین نگیا تہا اور راج محل سی آگی نہ بڑہا تہا
لیکن بسبب اس ظفر کی اپنا بڑا فخر کیا اور بڑی کرّوفر کی
مرشداباد کو مراجعت کی ہم ذکر کرینگی وہ امور انگلسیہ
جو بسبب فتح کلکتہ کی بگڑ گئی تہی ڈریک صاحب نی بعد
ایسی بی حمیتی یعنی مصیبت مین چہوڑکر جانی اپنی ہم وطنون
کی مدراس سی مدد مانگی اور آپ معہ رفقا کی جہازپر
قریب دہانہ دریا کی ٹہیرا رہا اور وہان بہت سی بیمار
ہوکر مرگئی ہرگاہ اخبار مصایب جو کلکتہ مین واقع ہوئی
تہی مدراس مین پہنچین گورنر اور ارباب کونسل یہہ
احوال سنکر بہت خایف ہوی اُنہون نی ہر طرف سی

سچ ہی نہین کہیرا ہوا تہا اوف سی پایا اہر واسطی کہ لڑائی
فرانسیسون سی ہی قریب ہی کہ ہووی اگرچہ فوج
فرانسیس جو پوندچری مین تہی بہت زور آور تہی اور فوج
انگریزی بہت قلیل تہی پہر بہی اُنہون نی معاونت بنگالہ
اہم مقاصد جانا انہون نی ایک فوج بحری بسرداری
ایڈمرل ڈیبٹ سن کی تیار کی اور تہوڑا لشکر بسرکردگی
کرنیل کلاو کی جمع کیا تیرہ برس پیشتر اسی کلاو صاحب
اٹہارہ برس کی عمر مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر
وارد ہندوستان ہوا تہا بعد ازان خواہش سپاہگری
سی وہ فوج مین بہرتی ہوا اور وہان ایک بڑی شہرت
اور ناموری حاصل کی اکتیس برس کی عمر مین وہ بنگالہ
کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تہا لیکن تجربہ کار بڑا تہا تیاری
اسباب حرب مین ایک زمانہ دراز ہوا اسی مین صرف
ہوا اور جہاز وہان سی ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو چہپن ۱۷۵۶
عیسوی کو روانہ ہوئی ہوا شمال مایل بمشرق چلنی شروع

ہو گئی تہی اور کشتیان چہہ ہفتہ مین کلکتہ مین ۲ پہنچین
اور دو کشتیان سب سے بہت پیچہی آئین اور اس لشکر مین
جو [illegible] کلکتہ کو گیا تہا نو سو انگریز اور پندرہ سو ہندوستانی
سپاہی بیسوین دسمبر کو وہ فلتا مین پہونچی اٹہائیسوین
ماہ مذکور کو مایاپور کی طرف جہان ایک قلعہ مغلون کا
تہا کوچ کیا کرنیل کلاو نی رات کی وقت اپنی لشکر
کو کشتیون سی زمین پر اوتارا لیکن رہبران ہندی
انکو بری راہ لی گئی اور بعد طلوع آفتاب کی وہ قلعہ
کی قریب پہنچی مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سی
آ پہونچا اور اگر فوج اوسکی اوسوقت لڑتی تو یہہ بات
اغلب تہی کہ انگریز شکست پاتی لیکن کلاو صاحب
نی جلد توپین مقابلہ حریف مین لگا دین ایک گولی
ہودج مانک چند پر آ لگی اور وہ مضطرب ہو کر
کلکتہ کو بہاگ گیا خوف کی ماری وہ یہان بہی نہ ٹہیرا
اور ایک جمعیت پانسو آدمی کی چہوڑ کر بشتابی [illegible]

آفا ابی کی مرشد آباد کو چلا گیا کلایو صاحب راہ خشکی سی
کلکتہ کو گئی اور جہاز پیشتر اوسی وہان آ پہونچی اور دو
گہنٹہ تک اسپر ایسی توپین ماریں کہ آخر کار دوسری جنوری
سنہ سترہ سو ستاون کو وہ قبضہ ایڈمرل مین آگیا
اور ایسی سہل طرح کلکتہ پہر قبضہ انگریزون مین آیا
کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوی چونکہ کلایو صاحب
کو یقین کلی تہا کہ نواب بی خوف و ڈر کی صلح نکریگا
اس لئی دو دن بعد پہر لینی کلکتہ کی اُسنی جہاز اور
لشکر ہوگلی کو جو اُسوقت مین ایک بڑی جای تجارت
اور دولت کی تہی بہیجی اور اُسپر متصرف ہو گئی فوراً
بعد لینی کلکتہ کی اُسنی سیٹہون پاس کئی آدمی
مرشد اباد مین بہیجی تا کہ وہ معاملہ صلح کا درمیان
انگریزون اور نواب کی کروا دین سراج الدولہ نی
اول نصیحت اونکی بخوشی تمام سنی لیکن اُسنی یہہ بات
معلوم کی کہ کلایو صاحب نی ہوگلی کو لی لیا اور اُسکی

تجارت گاہ کو لوٹا تب وہ بہت غیظ مین آیا اور کلکتہ
فوراً لشکر کلکتہ کو روانہ ہوا اُسنی معہ لشکر کی تیسوین
جنوری کو دریای ہوگلی سی عبور کیا دوسری فروری کو
نواب کی فوج کمپو کلاؤ صاحب سی وہ گذرا اور عقب
شہر کی خیمین نصب کئی فوج کلاؤ مین سات سو انگریز
اور بارہ سو ہندوستانی تہی اور لشکر نواب قریب
چالیس ہزار کی تہا سراج الدولہ کی پہنچنی سی کلاؤ
صاحب نی پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اس بات پر راضی ہوا
اور کئی ملاقاتین سفیران انگریز اور نواب کی ہوئین لیکن
انہون نی اسی رات بازنجان کر اُسکی اقوال آشتی
پر اعتنا نکیا اُسکی آنی سی باشندگان اطراف کلکتہ کی
بہاگ گئی اور غلہ انگریزون پاس کم ہونی لگا اسکی سبب
سی کلاؤ صاحب نی یکبارگی حملہ کرنا مناسب جانا
رات کی وقت چوتہی فروری کو وہ جہاز اپر مل
کر گیا اور چہہ سو ملاح اُس سی لئی آدہی رات ہوتی تک

اگرچہ کہنہ گذرا تھا کہ وہ قلعہ پھر ان اپنی کی زمین
پر اوترا اور دو بھی تمام لشکر مسلح ہو لیا اور چار پہر
طرف کمپو نواب کی گیا کلائو صاحب کی لشکر مین تین
سو پچاس انگریز اور آٹھ سو ہندوستانی سپاہی تھی
وہ اس جمعیت کو ساتھ لیکر واسطی پکڑنی کی لشکر
علیم و ہر جو بیس مرتبہ اوس سی زیادہ تھا چلا صبح ہوتی
ہی کوہر اس شدت سی گرنی شروع ہوئی کہ کوئی شخص
عرصہ تین گز تک سامنی اپنی نہ دیکھ سکتا تھا اور یہہ
اکثر آخر موسم سرد مین پڑا کرتی ہی انگریز لڑتی ہوئی
کمپو ہی دشمن مین جا گھسی دو سو بیس اونمین سی مقتول
اور مجروح ہوئی لیکن نواب کی آدمی بہت اونسی ماری
گئی تھی اس سخت حملہ اونکی سی وہ بہت ترس
ناک ہوا اوسنی دیکھا کہ کسی ایک دشمن دلاور سی
اوسکی مقابلہ درپیش ہوا تھا اور فوراً کمپو اپنا چار کوس
کی فاصلہ پر ہٹا لیا کلائو صاحب نی دوسری حملہ کا

سامان کیا اور نواب سراج الدولہ جنگ سی بہت عاجز
ہوا اور عہد و پیمان صلح مرقومہ نوین فروری کو منظور
کیا تمام حقوق سابقہ اپنی ان لوگون نی پھر حاصل کئی
علاقہ نواب مین انکی اسباب تجارت پر محصول بالکل
نرہا اور حصار کلکتہ اور بنا ایک دار الضرب جدید
کی اجازت پائی نواب نی واپس کر دینی تمام اسباب
کی جو لڑائی مین غارت کیا تھا اور ادا کرنی قیمت کا ان
اُن اشیا کی جو ضایع ہو گئی تہین اقرار کیا بلحاظ طرز
انگریزون کی نواب نی اُن عہود کو اپنی حق مین بہت
مناسب جانا لیکن کلائو صاحب اس سی مطلع تھا
کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسون
اور انگریزون کی ہو گئی تہی اور لشکر فرانسیس چاندنگر
مین برابر لشکر کلائو صاحب کی تھا اسلئی وہ اندیشہ
ناک ہوا اور نواب سی اول صلح کرکی حملہ کرنا بہ
فرانسیسون پر مناسب جانا جب خبر جنگ ان دونو

فوجون کی کلکتہ مین پہنچی کلایو صاحب نے فرانسیسون
پیغام کیا کہ ہم ملک ہندوستان مین بصلح رہین گے
اور ایک دوسری پر حملہ نکرین گے گورنر چاندنگر
نے جواب دیا کہ ہمین یہہ بات منظور نہی لیکن اگر جرنل
اعظم فرانسیسو لکا آتا تو یقین تہا کہ وہ اس عہد
وپیمان کو جایز نرکہتا کلایو صاحب نی دیکہا کہ کوئے
تدبیر ایسی نہی کہ جسپر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بہی محل
خطر مین پایا اسواسطے کہ فوج فرانسیسی چاندنگر مین کثرت
سی تہی اور وہ یہہ بہی جانتا تہا کہ سراج الدولہ نی صلح
بخوف کی تہی اور وقت قابو کی وہ پہر مستعد پیکار ہوگیا
چونکہ نواب اور فرانسیسون مین ایک مدت سے
موافقت تہی اس لئی اسنی کچہہ فوج انکی واسطی
انکی مدد کی بہیجی کلایو صاحب نی حملہ کرنا فرانسیسون
کی بستیون پر بی استرضای نواب کی مناسب نجانا
اور چند درخواستین اس بات مین اُس پاس بہیجین

لیکن اُس نی کچھ جواب باصواب نہ دیا اور لیت و لعل
بیچ ڈال دیا اڈمرل ویٹسن نی ایک خط اُسکو
اس مضمون کا لکھا کہ لشکر جتنا ہمین مطلوب تھا
موجود ہی اور ہم تازہ جنگ اس طرح شعلہ زن
کرینگی کہ انطفا اُسکا ساتھہ تمام پانی گنگا کی نہو سکیگا
سراج الدولہ اس سی بہت خوف زدہ ہوا اور
دسوین مارچ سنہ ۱۷۵۷ سترہ سو ستاون عیسوی کو
خط معذرت کا لکھا جسکی انجام مین یہہ الفاظ مرقوم
تھی کہ جو تم بہتر سمجھو سو کرو کلائو صاحب نی اس ایما
سی اجازت حملہ کرنیکی فرانسیسون پر سمجھی اور
علی الفور فوج اپنی خشکی کی راہ سی چاندنگر کو لی گیا
اڈمرل ویٹسن تری کی راہ جہازون پر گیا
اور سامنی شہر کی لنگر کئی کلائو صاحب نی بہت
مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن حقیقت مین اس
جگہہ کو فوج بحری نی تسخیر کیا یہہ ایک بڑا جھگڑا تھا

جیسین ابتک انگریز ہندوستان مین پہنسی ہوئی تہی
یہہ مقام بعد محاصرہ تہوڑی دنون کی تصرف مین آیا اور یہہ
بات اکثر مفہوم ہوئی ہی کہ انگریزون نی سپاہیون
یا افسرون فرانسیسی کو رشوت دی اور چاندنگر
کو دغا سی لیا وار داتین جو آگی مذکور ہونگی موجب ایسی
افواہ کا ہوئین قلعہ ار فرانسیس نی ایک بڑا انگر ا
دریا کا کشتیان غرق کر کر بند کر دیا تاکہ انگریزی جہاز
آگی نہ بڑہ سکین اور ایک چہوٹی سی نہر کہولی رکہی جس
سی چند آدمی واقف تہی بڑی ٹوٹا اسی ایک شخص افسر
فوج فرانسیسی گورنر سی ناراض سی ناخوش ہو کر نکلا اور
صاحب سی جا ملا اور مقام نہر سی مطلع کیا اُس نی چند
روز بعد نوکری انگریزون کی سی کمچہ روپی پیدا کئی اور
فرانس مین اپنی باپ پاس بہیجا اوسی جسکو اُسنی اپنا گہت
سی نہ لیا اور کہلا بہیجا کہ یہہ روپیہ دغا بازی و نمکحرامی
کا ہی اُس بات سی اوسی ایسی غیرت آئی کہ اُس نی اپنی

ایک رومال کی پہانسی بنا کر دروازہ سی لٹک گیا
اور جان بحق ہوا بسبب عہد و پیمان سراج الدولہ
کی انگریز واسطی بنا دار الضرب اور قلعہ کی ناموزون
گئی وہ ساٹہہ برس تک سعی لا حاصل واسطی حصول
ان مطالب کی کرتی رہی کیونکہ قلعہ قدیم جسپر کہ
نواب بسہولت متصرف ہو گیا خفیہ بنا کیا تہا کلائو
صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم میں کہ جسپر کوئی
ہندوستانی فوج غلبہ نکر سکی مصروف ہوا بنیاد
قلعہ جدید کی سنہ سترہ سو ستاون عیسوی میں پڑی (۱۷۵۷)
اُسنی اسکی اتمام ہونی میں بہت سعی کی وقت بنا
ڈالنی کی اس نی کچھہ لحاظ روپی کا نکیا کہ کتنا
اسکی تعمیر میں صرف ہوگیا اور جسطرح ایک دفعہ
شروع کیا تہا پہر اسمیں کچھہ تصرف نکر سکتا تہا
اگرچہ یہہ بات بتدریج معلوم ہو گئی کہ اس عمارت
میں دو کڑور روپی خرچ ہوئی اور ایک دار الضرب

اُسی سال مین تیار ہوے اور پہلی ضرب سکہ انگریزونکی
نوین اگست سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو بنگالہ مین
پڑی کلاوصاحب نی جبکہ تصرفات انگریزون کو
ضرور کرکی دیکھا کہ یہہ بات بزور ہی قایم
رہیگی اونہی شروع سی دیکھا کہ وہ اسطرح رہ نہین
سکتی بلکہ آگی جانا اونکو ضرور تہا وہ اس تدبیر مین
تہا کہ فرانسیس پہر بنگالہ مین ایک چپا بہر زمین کی
مالک ہوتی بسی نامی افسر فرانسیسی اضلاع دکہن
مین بہت ظفریاب ہوا اور زور پکڑا سراج الدولہ
باوجودیکہ انگریزون سی صلح اور دوستی رکہتا تہا
پہر بہی وہ بسی کو بلاتا تہا تا وہ آکر حملہ انگریزون
پر کری اور جب خط اوسکی کلاوصاحب نی پکڑے
تباہی اور بربادی جو سراج الدولہ نی ناحق انگریزون
سی سہی تہی اسکی دل سی نہ بہولی تہی اور اکثر اس
بات سی وہ غصہ مین آتا تہا ایک دن ویٹ صاحب

رزیڈنٹ سی خط جا کر دہ کہتا کہ ہم تمہین اپنی دربار سی
نکال دینگی اور دوسری دن اسکو خلعت سرافرازیکا دیتا تہا اسکو
خط کلاو صاحب کو پہاڑ ڈالتا تہا اور دوسری
دن اسکی معذرت مین اوسکو خط لکہتا تہا جب انگریزون
نی کہ جب تک یہہ جوان پر غرور ریاست بنگالہ پر
رہیگا امن ہمارا کسی نوع متصور نہوگا جبکہ وہ تدبیرین
اپنی دلین واسطی اپنی حفاظت کی کر رہی تہی کہ ایک نی
مصاحبین نواب سی اس پاس خط بہیجا اُنکی خودسری
وظلم سی دل اونکی ہٹ گئی تہی اور عزت و مال و جان
اونکی اس سی ہمیشہ خوف مین تہی سابق اس سی انہون
نی اتفاق کر کر جانا تہا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست
پر بٹہاوین لیکن یہہ تدبیر اونکی سرسبز نہوئی باریا ارادہ اونکا
اوسکی اُتار دینی پر مسند ریاست سی ہوا اور خفیہ انگریزون
سی مدد طلب کی تہی اور ہندو لوگ یہہ سمجہتی ہین
کہ زمیدارون نی انگریزون کو بلایا تہا وہ اس سی ملک

ملک کی لین اور بات سراج الدولہ سی انہیں رسنگاری
دین اس سبب سی یہہ بات ضرور ہی کہ ہم قول راست
بیان کرین زمیندار ان بردوان یا ندیا یا راج شاہی
یا کسی اور ضلع کی اُس سرکشی مین شریک نہ تھی کسطرح
وہ ہوسکتی ہی یہہ لوگ فقط محصل زر تھی سرغنہ
اس سرکشیکی یہہ لوگ تھی سیٹہہ متمول صہر افغان
بادشاہی میر جعفر بخشی و خزانچی فوج امی چند و
خواجہ وزیر ہر دو تجاران دو تہمت ان لوگون نی
کلاو صاحب پاس درخواست اس مضمون کی بہیجی کہ
وہ ہمہ فوج انگریزی یہان آوی اور سراج الدولہ کو
مسند ریاست سی اوتارے اور بجائی اوسکی میر جعفر
کو بٹہاوی انگریزون نی دیکہا کہ بی شمول ہماری سیٹہہ
یہان ایک سرکشی اوٹہنے والی ہی اور اونکی مدد
کرنیمین ہمین منفعت کثیر ہوگی صاحبان کونسل چونکہ ملی
ہمت اور بوئی شجاعت نرکہتی تہی اس لئی اس سازش

میں شبہ یک ہونی سی نہ رہ گیا بلکہ اڈمرل وٹسن
نی اوسکو ایک امر عظیم سمجھا اسلیے کہ وہ لوگ
جو اینک غریب تجار تھی کیونکر جرات کر کر جاتی اور حاکم
اس ملک کو نکال دیتی لیکن کلاو صاحب ایک مرد
شجاع اور دلیر تھا اور تمامی مشکلات اوسکو موجب
ازدیاد شوق کا ہوئیں ماہ اپرل اور مئے میں
نوشت و خواند اس معاملہ کی کلاو صاحب اور افسران
نواب میں بوسیلہ ویٹ صاحب رزیڈنٹ مرشداباد
کی بخوبی جاری رہی اور وہ بالکل اس معاملہ
سی آگاہ نہوا بلکہ سوای ایک مرتبہ کی اوسکو کچھہ بھی
شک نہوا اسنی میر جعفر کو بلا کر قرآن آگی دہرا اور
اس بات کی حلف لی کہ وہ اوس سی نمک حرامی
اور بیوفائی کرے تا جب تمام اسباب حرب آمادہ ہوگیا
یہہ راز قریب تھا کہ زبانی امی چند کی ظاہر ہو جاوے
وہ دولت بیشمار رکھتا تھا لیکن طامع بڑا تھا اس سی کچھہ

یہہ اقرار ہوا تہا کہ جتنا روپیہ نواب کا ہاتہہ لگتا اُسمین
سی بحساب پانچ روپیہ سیکڑہ کی اُسکو دیتی لیکن وہ
اُسپر راضی نہوا ایکدن بوقت شام کی وہ وبٹ صاحب
پاس گیا اور یہہ بات کہی کہ اگر تم تیئیس ۲۳ لاکہہ روپیہ
زیادہ کی نوشت نکردو گی تو نواب کو تمہاری سازش
سی مطلع کردونگا اور یہہ بات ظاہر ہی ہی اگر راز افشا
ہوتا تو وبٹ صاحب اور وہ لوگ جو اسمین شریک
تہی ماری جاتی ویٹ صاحب نی اُس مکار و دغاباز کو
بہت سا دلاسا دیا تاکہ کچہہ مہلت حاصل ہوتی اور فورًا
کلکتہ کو یہہ ماجرا لکہہ بہیجا یہ خبر سنکر کلاو صاحب
مضطر ہوا اُس نی اُمی چند کو دشمن خلق اللہ سمجہا
جس نی یہہ فریب واسطی زیادہ لینی روپیہ کی کیا
تہا اُس نی خیال کیا کہ جو مکر و حیلہ اُسکی فریب کو منہ
شکست دیکی مناسب تہا اُسنی ویٹ صاحب
کو حکم بہیجا کہ تم بموجب کہنی اُسکی کی اقرار کرلو اُسکا

نی دو کاغذ تیار کئی ایک مین اقرار تیس لاکھہ روپیہ
دینی کا اسی جینڈ کو درج کیا اور دوسری مین وہ رقم
بالکل نہ لکہی کاغذ جسمین کہ اقرار تیس لاکھہ روپیہ کا تہا
اُسی دکہلا دیا جس سی اُسکی اطمینان ہوا اور میر جعفر
سی یہہ بات اقرار پائی کہ وہ مع جمعیت اپنی کی
ہنگام پہنچنی لشکر انگریزی کی لشکر آقا اپنی سی جدا ہو کر
آملی جب سب چیز مہیا ہو چکی کلاو صاحب نی ایک
خط سراج الدولہ کو لکہا اور اُسمین تمام تکالیف
جو انگریزون نی اُسکی ہاتہہ سی اوٹہائین تہین
ذکر کی تہین اور اُسی نقض عہد کا الزام دیا اور
یہی یہہ لکہا کہ تمنی جو تلافی مین اُنکی اقرار کیا تہا ادا
نکیا اور فرانسیسیون کو واسطی اخراج انگریزون
کی طلب کرتی ہو اور انجام خط مین یہہ لکہا تہا کہ مین
خود مرشد اباد کو اتا ہون تا امراء دربار تمہاری کی
قضایا جو ابین ہماری اور تمہاری ہین فیصل کر

کر دین تا نظم طرز خط اور ہمین استماع اس خبر سی کہ کلاو صاحب
آتا ہی مضطر ہوا اور بارہ سی کو معہ لشکر کی کوچ کیا کلاو
صاحب نی تیرہوین ماہ جون سنہ سترہ سو ستاون
کو لشکر اپنا روانہ کیا سترہ دین جون کو وہ کٹوا مین
پہنچی اور دوسری دن اُسکو محاصرہ کیا اور قابض ہوگئے
انیسوین تاریخ کو بارش شدت سی ہوئی کلاو صاحب
کو اسمین تردد تہا کہ آیا وہ دریا سی گذر کر نواب
سی مقابلہ کرتا یا اولٹا ہٹ جاتا اسواسطی کہ نہ کچھ نشان
میر جعفر کا یہان اُسنی دیکھا اور نہ خط اسکا پایا
اُسنی ایک شوری درباب جنگ کی جمع کیا اور خلاف
جنگ کی انکی رای نی قرار پایا اولاً کلاو صاحب
نی انکی رائی کو مستحسن جانا لیکن بعد خوب غوض کرنیکی
اس مقدمہ مین اُسنی لڑنا مناسب سمجہا اُسنی بغور
دیکہا کہ اگر بعد اتنی دور آنی کی وہ اُلٹا پہر جاتا تو البتہ
شاید انگریزون کی بنگالہ مین سی جاتی رہتی یا ہمیشہ کو

لشکر قریب طلوع آفتاب کی دریا سی عبور کرنی لگا اور
چار گھنٹہ بعد دوپہر کی تمام فوج دوسری کنارہ
پر اتر آئی انہون نی یہان مقام کیا اور آگی کوچ
کیا تئیسوین کو دوپہر پر ایک گھنٹہ گذرا تہا کہ بن پلاسی
مین پہنچی اور صبح ہوتی ہی لڑائی شروع ہو گئی
کلائو صاحب میر جعفر اور اسکی لشکر کا منتظر رہا
لیکن یہان بہی انکا کچہ اثر نپایا نواب کی فوجین پندرہ
ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ تہی اور عقب فوج
کی خیمہ مین مع خوشامدگویون کی بیٹہا رہا اور میر مدن
لڑنی گئی میر جعفر اگرچہ مع لشکر وہان موجود تہا
لیکن اسنی کچہ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کی ایک گولہ
میر مدن کی آکر لگا اور ٹانگ اوسکی اوڑ گئی اسکو
نواب کی خیمہ مین لی گئی اور اسنی حضور نواب مین
جان بحق تسلیم کی نواب بہت سراسیمہ ہوا اور
تمام نوکرون پر شک دغا بازی کا کرنی لگا اسنی میر

میر جعفر کو بلایا اور اپنی پگڑی اوتار اُسکی قدمون پر دہری
اور بہت تضرع والحاح سی کہا کہ وہ بواسطہ روح نانا اپنی
کی اسکی تقصیر معاف کرتا اور اُسوقت درماندگی مین
اوسکی پشت نہ دیتا جعفر نی اقرار کیا کہ مین تیرا خیرخواہ
رہونگا اور تجہسی دغا نکرونگا اور واسطی اظہار دولت
خواہی کی اس نی نواب سی نصیحتاً کہا کہ اب دن بہت
آگیا ہی مناسب ہی کہ تم لشکر اپنی کو میدان کارزار
سی بلالو اور کل انشاء اللہ تعالی ہم دونو باہم ہوکر لشکر
کشی کرینگی اور لڑینگی جب موہن لعل سپہ سالار فوج
نواب جنگ مین مصروف تہا کہ حکم واسطی اسکی مراجعت
کی بہیجا اور وہ ناگزیر اُسکو بجا لایا اسکی چلی جانی سی
سپاہ بیدل ہوگئی اور ہر طرف بہاگ نکلی کلایو صاحب
ساتہہ اس آسانی کی مظفر اور منصور ہوا سراج الدولہ
نا اُمیدی سی سوار ہوا اور دو ہزار سوار ہمراہ لیکر تمام
رات چلا اور صبح کی وقت قریب آتہہ بجی کی مرشدآباد

مین داخل ہوا اُسنی تمام اپنی افسرون و امیرون کو
طلب کیا کہ اُسکی پاس آکر حاضر ہون لیکن ہر ایک
اُنمین کا اپنی اپنی گہر چلا گیا بلکہ خسر اُسکا بہی اس سی
کنارہ کر گیا ایکدن کامل وہ تنہا قلعہ مین رہا اور شب
اُسنی اپنی جان بازیکا ارادہ کیا رات کی وقت اُسنی
اپنی زوجہ اور تہوڑی ایک رفیقون کو رتہون مین سوار کیا
اور زر و جواہر جتنا اُنمین آسکا بہرا اور آدہی رات
ہو تین گہنٹہ گذری تہی کہ وہ بہگوان گولہ کو بہاگ گیا
یہان سی اُسنی بارادہ پٹنی لا صاحب فرانسیس کی
جسکو اُس نی پٹنہ سی بلایا تہا کشتیون پر سوار ہو کر رود
دریا کی لی جنگ پلاسی سی حکومت انگریزون نی ہندوستان
مین استقلال پایا اُنکی اس لڑائی مین صرف بیس انگریز
اور پچاس ہندوستانی مقتول اور مجروح ہوئی بعد
لڑائی کی میر جعفر نی کلاؤ صاحب سی ملاقات کی
اور مبارکبادی اس فتح کی دی وہ تب مرشداباد کو

کو گئی میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنی قبضہ مین لایا تمام
رؤسا شہر اور امراء ملک وہان جمع ہوئی اور دربار
ہوا کلائو صاحب اپنی جائی سی اٹھا اور ہاتھ میر جعفر
کا پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آداب نوابی بنگالہ و بہار اور
اوڑیسہ کا بجا لایا وہ معہ جملہ صاحبان دیگر اور رامچند
دیوان کلائو صاحب اور نبوکشن انکی منشی کی خزانہ
پر گئی اسمین انہون نی دو کروڑ روپیہ سی کچھ زیادہ
کی اشرفی اور روپئی پائی مورخ اُس زمانہ کا بیان
کرتا ہی کہ یہہ خزانہ فقط باہر کا تھا اور ایک خزانہ اور
تھا جو زنانہ مین رہتا تھا اور اس سی کلائو صاحب کو
مطلع نکیا اس گنجینہ مین کہا گیا ہی کہ آٹھ کروڑ روپی مال زیادہ
چاندی سونی جواہر کا تھا وہ کہتا ہی کہ میر جعفر اور امیر بیگ
و رامچند و نبوکشن نی دولت لی اور یہہ قول ہمین دروغ
معلوم نہین ہوتا اسواسطی کہ رامچند جسکا مشاہرہ ساٹھہ
روپی تھا دس برس بعد موا اور سوا کروڑ روپی کا مال

چہوڑا بابو ہیٹو کشن جو بعد ازان ملقب براجہ ہوا اُسکی
تنخواہ زیادہ ساٹہہ روپی سی نہ تہی جب روز بعد اُسنی
اپنی ہاکی شہزادین نو لاکہہ روپی صرف کئی ایام
مصائب انگریزونکی اب منقطع ہوئی جون سترہ
۱۷۵۶
سو چہپن مین کوٹہی اور تمام اسباب تجارت اُنکا
تاراج ہوا تہا اور افسر بیدریغ تہ تیغ ہوئی اُنکا بنگالہ
۱۷۵۷
مین پانو رکہنی کا ٹہکانا نرہا تہا جون سترہ سو ستاون
وہ نہین فقط اپنی کوٹہی پر پہر متصرف ہو گئی بلکہ سراج الدولہ
کو جو اُنکا دشمن تہا مغلوب کیا اور ایک اپنی طرف
سی نواب بنایا اور بنگالہ سی فرانسیسون کو جو اُنکی
مخالف تہی نکال دیا اب فقط یہہ بات رہی تہی کہ
وہ نقصان اپنی کو خزانہ مرشد آباد سی وصول
کرتی اس بابت نی قصہ ازیا کہ ایک کروڑ روپی
کمپنی واسطی نقصان سرکار کی اور پچاس لاکہہ روپیہ
صاحبان انگریز کیو من اپنی اپنی اثاث البیت کی جو

جو کلکتہ کی شکست مین غارت کیا تہا اور چہبیس لاکہہ
روپیہ ہندوستانی اور نجات ارمنی لیتی علاوہ اوسکی
بہت روپیہ انعام مین فوج بحری اور بری کو عطا کئی
بلکہ نوکران سرکاری بہی جو ساعی واسطی مسند نشینی
میر جعفر کی ہوئی تہی محروم نرہی کلایو صاحب نی نو
لاکہہ روپی لئی اور دوسری صاحبان کونسل نی کم
اُس سی اس بات کا عہد وپیمان ہوا کہ انگریز جمیع
حقوق آگہون پر بطور سابق کی قابض رہتی اور کہ زمین
جو باہر خندق کی تہی اور چہہ سو گز پری اُسکی تحت
انگریزون مین رہتی اور کہ اختیار زمینداری شہرون
جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور کہ فرانسیس
اُن اضلاع مین رہنی نپاتی سراج الدولہ بہگوان گولہ
کو روانہ ہوکر راج محل مین پہنچا اور کشتی سی اوترکر
قریب جہونپڑی ایک فقیر کی جسکو اس نی قبل اسکی بہت
اذیت دی تہی کچہہ کہانا واسطی بی بی اور بیٹی اپنی کی پکانی

لگا اس شخص نی آ نی سراج الدوله سی اُن لوگون کو جو
اُسکی تلاشمی تہی اگاہ کیا اور اُنہون نی اُسکو اسی کرفتار
کر لیا اس نی بہت منت و سماجت اُن لوگون کی جنسی ایک
ہفتہ بیشتر وہ ہم کلام بمشکل ہوتا تہا کی لیکن اُنہون نی
ایک بات اُسکی نہ سنی اور تمام زر و جواہر اُسکا لوٹ
لیا اور مرشد اباد کو اٹہا لی گئی جبکہ وہ شہر مین پہنچا
میر جعفر نی بہت سی افیون پی تہی اور موافق عادت کی
اُسکی خمار مین پڑا ہوا تہا میرن بیٹی اُسکی نی جو
ایک بڑا فاسق و فاجر تہا سنکر کہ سراج الدوله آتا ہی
حکم دیا کہ اُسی متصل مکان ہمارے کی قید کرین بعد
ایک یا دو گہنٹہ کی اس نی اپنی رفیقون سی اُسکی قتل
کرنی کی لئی کہا لیکن اُن سب نی انکار کیا مگر ایک شخص
محمد بیگ نامی نی جسکو اله وردی خان نی پرورش کیا
تہا اس امر شنیع پر دلیری کی جو ہین کہ یہہ شخص اُس
مکان مین داخل ہوا کہ نواب بد نصیب اُسکی ارادہ سی وا

واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلیخان کی
مارا جاتا ہون جو ہین کہ اس نی یہہ الفاظ بولی ہین کہ قاتل
نی شمشیر نکالی اور کئی ضربون مین کام اسکا تمام کیا وہ
اُسکی پانون مین گر پڑا اور دم واپسین اوسنی یہہ
الفاظ بولی کہ اب حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازان
اوسکی لاش کی ٹکڑی ٹکڑی کئی اور ہاتی پر تہی پر واسبی
ڈال دیا اور بطور تشہیر کی تمام شہر مین پہرا کر اُسکی
مدفن کو لی گئی یہہ بات مشہور ہی کہ جب فیلبان نی واسطی
کسی ضرورت کی ہاتی کو ٹہیرانا چاہا ہاتی اُسی مقام پہچاکر
کہڑا ہوا جہان سراج الدولہ نی حسین قلیخان کو اوسکی دو
مہینی پیشتر مارا تہا اور چند قطرہ خون کی اُسکی لاش
سے جو سہی اس جا پر جہان کہ اُس نی اُس بیگناہ کا خون
بہایا تہا گر پڑی

دہ حسین قلیخان نائب صوبہ دار ڈہاکہ اور اُسکی عشایر
کو بہت ناپسند کرتا تہا اور اونکی بربادی کی درپی تہا

واسطی اس بات کی اُسنی پہلی ایک ملازم اپنی کو اُس
شہر کو بہیجا جس نی اُسکی بہانجی کو دن کی وقت سامنی
سب لوگون کی مار ڈالا بعد ازان اُسنی واسطی قتل
حسین قلیخان کی اجازت نانا اپنی سی چاہی الہ وردیخان
نی جواب دیا کہ یہہ بات بی اجازت نوازش محمد اُسکی
آقا کی ممکن نہین کہ وقوع مین آوی اُس نی اُس کار بد
سی اُسی کچہہ زجر و توبیخ نکی بلکہ شہر چہوڑکر واسطی شکار
کی راج محل کو چلا گیا تا وہ مشاہدہ اُسکا نکرتا اُسکی
زوجہ پیر نانی سراج الدولہ خود نوازش محمد پاس گئی اور
اجازت قتل اُس بیگناہ رفیق اور نوکر کی درخواست کی
گہسیٹی بیگم زوجہ نوازش محمد نی اس مقدمہ مین بہت
سعی کی اُسنی انکی منتون سی عاجز ہو کر اس بات کو
منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کی روانہ اپنی
دولتخانہ کا ہوا اور حسین قلیخان کی گہر کی پاس سی
گذرا اور حکم دیا کہ اُسکو گہر سی نکال لاوین اور اپنی

اپنی سامنی اوسکی گردن تلکڑی کروائی اُسکی برادر نابینا
کو بھی اوسی وقت ذبح کیا مورخ محمدی کہتا ہی کہ بسبب
اُس قتل بیدریغ کی غضب الہی اوپر گناہگار خاندان
الہ وردی خان کی نازل ہوا چند روز نگذری تہی
کہ نوازش محمد مرگیا اُسکی بھائی سید محمد صوبہ دار
اڈیسہ نی بھی بعد دو مہینی کی عالم بقا کو کوچ کیا الہ وردی خان
بسبب بداطواری اپنی نواسی کی بہت آزردہ اور شکستہ
خاطر تہا اور مرنی اونکی دونو بہتیجون سی کمر ٹوٹ گئی تہی
اور اُسی غم میں نوین اپریل سنہ سترہ سو چھپن عیسویکو
اس دار فانی سی رحلت کی

اقتدار میر جعفر کو اہل ہر صوبہ معترف ہوئی اور یہہ بات
جلد ظاہر ہوگئی کہ وہ لایق سرانجام امور سلطنت کی نہ تہا
اور کہ وہ نامرد و بی رحم و طامع تہا اُسکا اول ارادہ دبانی
سرداران ہنود کا جو زیر حکومت اُسکی تہی اور بہی
ایام ناظمین سابقین کی اُنہون نی دولت بیشمار جمع کی

تہی ہوا وہ اول راجہ رای دورلب منصرم اعظم پر جو علاوہ
دولت بیقیاس کی ایک لشکر چہ ہزار آدمی کا رکہتا تہا
گرا یہہ مرد صاحب سلیقہ اُن اشخاص مین سی جنہون
نی کہ اسی مسند پر بیٹہایا تہا بہت چالاک اور ذی ہوش
تہا جب مشورہ واسطی اُتارنی سراج الدولہ کی مسند
ریاست سی ہوا رای دورلب نی اُسکی مخالفین کو
صلاح دی کہ مسند نشینی بجای اوسکی میر جعفر کو
سزاوار ہی جسکی عوض مین میر جعفر خواہان بربادی
اُسکی کا ہوا اور اُسی اُس سی ایسی نفرت ہوئی کہ بگمان اسکی
کہ اُسکی چہوٹی بہائی سراج الدولہ سی دوستی ہی
اُس معصوم کو مروا ڈالا اور دورلب بسبب حمایت
انگریزون کی اُسکی ہاتہہ سی بچ رہا ناظم بعد ازین درپی
بربادی رام نراین کی جو ایک مدت سی نائب صوبہ دار
بہار تہا اور صوبہ دار ہی اُس مقام کی بنام بہائی بیٹی
کی جو بموجب روایت کلائو صاحب کی میر جعفر سی زیادہ

زیادہ تر بہو خوف تہا تجویز کی راجہ رام سنگہ حاکم مدنا پور
بسبب قبضہ کرنی اوسکی بہای کی اُس سی برگشتہ ہوگیا
راجہ ادل سنگہ نائب پورنیہ نی بسبب اغوای کرنی
اہل دربار کی بغاوت قبول کی بعد بیٹہہ نی میر جعفر کی
مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینی مین تین سرکشیان
ان اضلاع مین واقع ہوئین اُن نی رجوع طرف
کلاو صاحب کی جسپر ہر ایک بنگالی اعتماد رکہتا تہا
کی یہہ تکیہ کرنا اُسکا بیفایدہ نہوا اسواسطی کہ اُس
نی تین سرکشیان بغیر بہانی ایک قطرہ خون کی دبا
دین بسبب کمال سستی و عاجزی نواب کی وہ معا
ملہ کی بٹنہ کو جاتی ہوئی مرشدآباد مین ہوتا گیا وہ روپیہ
جو نواب نی انگریزون کو دینا کیا تہا بہت سا اسمین کا
ابتک ادا نہوا کلاو صاحب نی بعد پہنچنی کی دارالامارت
مین کہا کہ کوئی سبیل واسطی ادای زر موعود کی ضرور ہے
نواب نی ایک بٹہ اوپر محصول پر دوان دند باد ہو گئی

کی نکمہ دیا جبکہ یہہ مقدمہ فیصلہ پا چکا ہندوستانی
و انگریزی فوج نی پٹنہ کو کوچ کیا رام نراین کلاو صاحب
پاس آیا اور کہا کہ انگریز اُسکی حامی ہوتی تو البتہ وہ
اپنی آقا کی مطیع و منقاد رہتا کلاو صاحب نی بہت
سی قیل و قال درباب قبول کرنی اطاعت اُسکی کی توجہ
سی کی اور آخرکار اُسنی منظور کیا رام نراین فوراً انکی
کو گیا اور اداب تسلیمات میر جعفر کو بجا لایا اور اپنی ریاست
پر پہر مستقل ہو گیا نواب اور کلاو صاحب نی بعد راہی
دور لب کی مرشد آباد کو مراجعت کی اس شخص کو اس
بات کا ظن تہا کہ صرف جب تک کہ یہان انگریز بین مین
ناموں رہو نگا میرن اس معاملہ کی ہونی سی بہت خفا ہوا
مطلب اوسکا اور اُسکی باپ کا برباد دہی اور کم کرنا طاقت
ہنود کا تہا لیکن برخلاف اپنی خواہش کی انہون نی
اس سفر مین انکی طاقت کو مضبوط کیا وہ دونو کلاو صاحب
سی بدظن ہوئی میر جعفر جو اپنی نام صوبہ دار تینون ضلعونکا

کا تہا لیکن حقیقت مین کلا او صاحب ایک ہی سردار
جنکو انگریز دو برس پیشتر واسطی کہنی کلمۃ الخیر کی حضور
نواب مین بہت سی منت اور عاجزی کرتی تہی اور روپے
دیتی تہی اب وہ انکی چاپلوسی و خوشامد کرنی لگی مسلمانون
نی دریافت کیا کہ ہندو جو صاحب شعور تہی انہون نی
چاپلوسی نواب کو چہوڑ دیا اور کلاو صاحب سی اپنی مطلب
معروض کرنی لگی لیکن اُسنی ایسا طریقہ دانائی اور
اعتدال کا اختیار کیا کہ جب تک وہ اُن امور مین مداخلت
رکہتا تہا ذرا بہی خلل نہو ایک نیا دشمن حدود بنگالہ
مین پیدا ہوا شاہ عالم بیٹا شاہ دہلی کا باپ اپنی سی
مخالف ہو گیا اور صوبہ دار الہ آباد و اودہ سی سازش
کی اور ایک سپاہ عوام الناس کی تیار کرکے واسطی
تسخیر بہار کی اترا مقصد ان دونو صوبہ دارون کا
مدد کرنا شاہزادہ کا نہ تہا بلکہ وہ یہہ چاہتی تہی کہ انہین
بہی کچہہ اضلاع مین مداخلت ہوتی شاہزادہ نی

چند خطوط کلایو صاحب کو بایں مضمون لکھے کہ اگر تم ہماری
اعانت کروگے تو تمہیں ہم اضلاع متعددہ عطا کرینگے
لیکن اُسنے جواب دیا کہ میں عہد و پیمان میر جعفر سے کرچکا
ہوں اور یہہ ہوگا کہ میں اُسی دغا کروں اسلئے
شہنشاہ نے کلایو صاحب کو لکہا کہ اُسکے پسر برگشتہ
کو جہاں کہیں پاؤ گرفتار کر کر ہمارے سپرد کردو
لشکر میر جعفر بسبب چڑھنے تنخواہ کے اُسی مخالف تہا
اور وہ بباعث بے انتظامی کے لڑنے پر قادر نہ تہی
اس نے دوبارہ درخواست مدد کلایو صاحب سے
کی جسنے بشتابی تمام سنہ سترہ سو اٹھاون میں پٹنہ
کی طرف نہضت کی پیشتر اُسکے پہنچنے کے مقدمہ فیصلہ
پا گیا تہا شاہزادہ و صوبہ دار الہ آباد نے نو دن تک پٹنہ
کو محاصرہ کیا اور اغلب تہا کہ وہ اُس پر قابض ہو جاتے
لیکن جبکہ مشعل پہنچا انگریز و نکلا اور بہی دغا کرنا صوبہ
دار اودہ کا کہ جو تہا نیابت صوبہ دار الہ آباد کی اُسکے دار

ہوا دارالحکومت پر متصرف ہو گیا تھا انہیں معلوم ہوا تب
انہوں نی شاہزادہ کو چھوڑا کہ وہ خود اپنی کام سی نبٹ
لیتا اور آپ جلد واسطی بچانی ملک اپنی کی روانہ ہوا
لیکن وہ لڑائی میں ہار گیا لشکر شاہزادہ فورا بعد اس
سی کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اسکی ساتھ رہ گئی اور وہ
مفلس ایسا ہو گیا کہ اس نی کلائو صاحب سی کچھہ
روپیہ طلب کیا جس نی کہ ازراہ فیاضی کی ایکہزار
اشرفی بھیجوا دی جب میر جعفر کی اس خوف سی خاطر
جمع ہوئی انہوں نی ممنون ہو کر کلائو صاحب کو ایک اپنا
امرا بنایا اور بطور جاگیر کی زر آمدنی کو جو کمپنی نی واسطی
زمینداری کلکتہ کی مقرر کیا تھا معاف کیا وہ قریب تین
لاکہہ روپیہ سالیانہ کی آمدنی تھی چند روز بعد اس معاملہ
کی میر جعفر نی کلکتہ میں جا کر کلائو صاحب سی ملاقات
کی اور وہ وہاں کمال عزت سی استقبال کیا گیا جب
کہ وہ یہاں مقیم تھا سنا کہ اہل ڈچ کا بڑا لشکر بحری

پندرہ ہزار آدمی کا ساتھ جہازوں میں آئے اور دو یا تین پر
پر لنگر کئی اور یہ بات جلد معلوم ہوئی کہ وہ بغرض تجارت
یہاں آئے تھے وہ جنس مدت تک جنیرل این باسب
لائق فوج فرنگ کی ہو سکتا ہے اگر وہ ان کا سرکشی بنا فرش
کیا اور یہ سازش بواسطہ خواجہ وحید سوداگر کشمیر کی
جسپر اور دو رکھنا بہت مہربان تھا ہوئی اسسی تھک
کا بھگا لیا تھا اور بسبب اسکی بڑا دولتمند ہو گیا یہ
اخراجات اسکی ہزار روپیہ کی تھی اور ایک مرتبہ اسنی
نذر پندرہ لاکھ روپیہ کی نواب کو دی اچنانچہ وہ
انسی بیہ نکی طرف سی گماشتہ مرشدآباد میں تھا
لیکن حسب اسکی دولت کہ بسبب فتح جنیرل انگریزی
آیا وہ انگریزوں پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ کو
اسپر بہت اعتماد تھا لیکن یہ بھی انہیں لوگوں میں کا
تھا جنہوں نے انگریزوں کو واسطی اتارنی اسکی کی
سند ریاست سی بلایا تھا جو سرکشی کی جب اسنے

دیکہا کہ اوسکا مطلب خاطرخواہ پوری نہوی اس لئی
اُس نی فوج ٹیپو کی لانیکا بنگالہ مین ارادہ کیا تا وہ انگریزون
سی مقابلہ کرین اسوقت بین شورش چنیرا کی دو گروہ تہی
سردار ایک طایفہ کا برڈم کورز جو دوستی کلائو
صاحب سی رکہتا تہا اور روہ واسطی مدا ومت صلح کی
مترددتہا اور دوسرا لیکار رئیس ورنیٹ صاحب انگی
تابعین جبکا تسلط چنیرا مین تہا بہت مفسد و شریر تہی
انگریزون نی واسطی امن اپنی کی پیشتر ہی سی اہل
ڈچ کو انکی اپنی قوم کی ناخدا اون کی رکہنی سی ممانعت
کی تہی اسواسطی اُنہون نی بٹیویا کو لکہا اور ایک بڑا
لشکر بامید اس بات کی کہ وہ فسادون اس ملک سی
نفع اپنا حاصل کرین منگایا کلائو صاحب آنی اس
لشکر کی سی بہت متردد ہوا چونکہ انگریزون اور اہل
ڈچ مین صلح تہی اس لئی اسکی اپنی فوج فرنگ زیادہ
تیسری حصہ اس فوج اہل ڈچ سی جواب اُن پاس

موجود تھی نہ تھی وہ بی باکی سی اپنا کام مین مصروف تھا اور
اس وقت مین اُسس نی کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ
ہندوستان بیشتر معرض خطر مین ہین فائدہ فرانسیسون کا
بنگالہ سی معدوم کر کر اُس نی پہر ارادہ کیا کہ اہل ڈچ
بہی یہان زور نہ پکڑنی پاتی اس نی میر جعفر سی التماس کی
کہ وہ فی الحال یہان سی فوج ڈچ کو رخصت کرتا تو نواب
نی کہا کہ مین خود ہوگلی جاکر تصفیہ اس امر کا کرتا ہون
وہان جاکر اس نی کلاوصاحب کو ایک خط بہیجا جس
مین یہہ مرقوم تھا کہ مین نی کچہہ عہد و پیمان اہل ڈچ سی
کرلیا تھا اور کہ وہ اپنی جہازون کو بعد گذرنی موسم کی یہان سی
بہیجا دینگی کلاوصاحب بسہولت اس فریب کو دریافت
کرگیا اور یہہ چاہا کہ کشتیان اہل ڈچ چڑہاو پر نہ آنی
پاوین اُس نی مورچال ٹنا کو جو زیر کلکتہ واقع ہی مستحکم
کیا لیکن پہر بہی پہلی حملہ کا ارادہ کیا کشتیان اہل
ڈچ کی محاذی قلعہ کی آگئین اور فوراً حملہ کیا لیکن انہون

اُنہوں نی نہایت پائی تب انہین سی ساتھ سو اہل فرنگ
اور آٹھ سو تلنگی ریلین پر او بڑی اور خشکی کی راہ ساحل
بنی دریا سی چنبر کیطرف روانہ ہوی کلا او صاحب نی کرنیل
فورڈ کی کچھ فوج ہمراہ کی تا وہ پیشتر سی جا کر اس جگہہ کو
جو اُس مقام مذکور وچنبر نگر کی واقع ہی قابض ہو جاوی
فوج فرانچ کی آگی بڑہی اور بفاصلہ ایک کوس جنوب چنبر
کی خیمہ زن ہوی چونکہ فورڈ صاحب جانتا تہا کہ ان دونو
قوموں مین صلح و اتفاق ہی اس لئی اس نی بی اجازت
ارباب کونسل کی حملہ کرنا مناسب نجانا اور اس بات
مین اُنہین ایک خط لکہا اور انکا حکم قطعی چاہا کلا او
صاحب گنجفہ بازی مین مشغول تہا کہ خط اُسکا پہنچا اسنی
اسی مقام سی جواب اُسکا بقلم پنسل لکہا عزیزمن
فورڈ تمہین لازم ہی کہ تم بی تامل جنگ کرو اور مہلت
ایک لحظہ کی روا نہ رکہو اور کل مین تمہین حکم باجلاس
کونسل کی بہیجو نگا فورڈ صاحب نی بمجرد پہنچنی اس حکم کی

فوج ڈچ سی لڑنی لگا اور ہر چند آدگرنش بن انہین شکست دے
اسی دن انگریزون نی جہازون کو جو دریا مین آئی تہے
تسخیر کرلیا اور اس مہم سی انہین کچہہ منفعت نہوئی بعد
اختتام جنگ چنچرا کی نواب میرن سات ہمعیت چہہ
یا سات ہزار سوارون کی آپہنچا یہہ بات ظاہر تہی کہ وہ
بی شبہہ امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتی لیکن
اب اُسنی انگریزون سی شریک ہوکر اُنکا تعاقب کیا کرنیل
فورڈ صاحب نی فوراً بعد ہزیمت دینی کی چنچرا کو محاصرہ
کرلیا اور یہہ مقام مدت تک لڑسکتا تہا لیکن اہل
ڈچ نی جلد کلائو صاحب سی عذرخواہی کی اُنہون نی
ادا کرنا روپی کا جو اس لڑائی مین انگریزونکا صرف
ہوا تہا اقرار کیا اور اُس نی اُنکی جہازون کو چہوڑ
دیا چند روز بعد انفراغ ہونی کی ان امور سی
وہ بڑی شان و شوکت سی ماہ فروری سنہ سترہ
سو ساٹہہ مین ولایت انگلنڈ کو بسواری جہاز روانہ ہو

ہو گیا لیکن مین بڑہاپی کی مشقت و رنج سی جو اُس نی اُٹھائی
تہی بہت ضعیف و لاغر ہو گیا تہا اُسنی عنان حکومت
ہاتہہ وین سارٹ بن چہوڑی وہ ملک اب امن مین نہ تہا
نواب میر جعفر نی جواب بہت ہی سُست ہو گیا تہا
اختیار حکومت اپنی بیٹی میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری
سی گستاخانہ پیش آیا اور اونکی بہت سی تحقیر کی اور رعایا
اسکی سفاکی و بی رحمی سی ظلم و تعدی سراج الدولہ
کو بہول گئی شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نی بسبب
اس فساد عام کی واسطی سفر بہار کی دوبارہ جرات
کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نی تہیہ کیا کہ وہ مع
فوج اُسکی لشکر مین آملی جو مین کہ شاہزادہ کرمناسہ سی
جو سرحد بہار ہی گذر رہا تہا کہ اُسی یہہ خبر پہنچی کہ وزیر
عماد الملک نی اُسکی باپ کو مار ڈالا تہا اس حادثہ
کی واقع ہونی سی وہ شہنشاہ ہندوستان ہو گیا اور
صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہہ شہنشاہ نہ دور و عطا

رکہتا تہا بلکہ اُسکی دار الخلافت پر بہی اُسکی اعدا
مسلط تہی حال اُسکا اور ایک فراریکا اُسکی اپنی قطرہ
سی چند ان فرق نرکہتا تہا اُس نی پٹنہ کو نہضت کی رام نراین
جو ایک مرد شجاع تہا اُسنی اسکی حفاظت مین بہت سعی
کی اور مرشد آباد کو ساتھ بہت عجز و انکسار کی لکہا کہ ایک
لشکر واسطی اوسکی مدد کی بہیجا جاوی کرنیل گیلی ایڈ
جو فی الحال حکومت فوج کی رکہتا تہا فوراً ساتھ فوج
انگریزیکی برفاقت میرن معہ فوج نواب کی روانہ ہوا
اُس ملعون شقی نی چند روز ہوئی تہی کہ دو اپنی
افسرون کو مروایا تہا اور سیر دو عورتونکا اپنی
حرم سرا مین سی ساتھ خنجر کی جدا کیا تہا گہسیٹی بیگم
اور امینہ بیگم جو صاحبزادیان الہ وردیخان اور بی بیان
نوازش محمد اور سعید احمد مرحومین کی تہین چند روز
سی پوشیدہ ڈہاکہ مین رہتی تہین وقت روانگی کی
اس مہم پر اُسنی احکام اُنکی قتل کی بہیجی حاکم ڈہاکہ کی

نی اُنکی خون مین ہاتہہ آلودہ کرنی سی انکار کیا جسپر میرن
نی ایک اپنی ملازمین کو بہیجا اور حکم دیا کہ اُنہین بہ بہانہ
لیجانی مرشد آباد کی کشتی پر سوار کر کر بعد کشتیکی غرق
کر دینا یہہ احکام بہ نفاوت عمل مین آئی قاتلین جب واسطی
غرق کرنی کشتیون کی ڈاٹین نکال رہی تہی چہوٹی بہن بولی
کہ ای خدا ہم دو تو عاصی گناہ گار ہین لیکن ہمنی کچہہ
خطا میرن کی نہین کی تہی بلکہ تمام حشمت و جاہ اُسکو
ہماری خاندان سی حاصل ہوئی میرن نی وقت روانگی
اپنی کی اسم تین سو آدمیونکا ایک بند کاغذ پر لکہا
اور ارادہ کیا تہا کہ بعد معاودت کی اس سفر سے
اُنہین قتل کرونگا لیکن پہر اُسی الٹا پہرنا نصیب نہوا
کرنیل کلیٹ نی رام نراین کو لکہہ بہیجا کہ وہ شہنشاہ سی
اُسکی آنی تک نہ لڑتا لیکن اُس نی اس نصیحت سے
غفلت کی اور دشمن سی لڑنی گیا اور شکست
فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نہ تہا اور شہنشاہ

ایک حملہ مین اسپر قابض ہوجاتا لیکن وہ غارت
گری ملک مین مصروف ہوگیا اس اثنا مین کلیبڈ صاحب
آپہنچا اور التماس فورًا حملہ کرنیکی غنیم پر کی لیکن
میرن نی کہاکہ بائیسوین فروری تک ستارہ نامسعود
ہین بیسوین کو شہنشاہ نی حملہ اوپر دونو لشکر
متفق کی کیا میرن کی پندرہ ہزار سوار الگ ہوکر بھاگ
گئی لیکن کرنیل کلیبڈ نی ساتھ استقلال و مردانگی کی
حملہ اوپر لشکر شاہ موصوف کی کیا اور تہوڑی
عرصہ مین اُنہین ہزیمت دی اُسی شب کو شاہ عالم نی
وہان سی خیمہ اُٹھا ڈالی اور پانچ کوس کی فاصلہ
پر میدان رزمگاہ سی استادہ گئی اُسکی سپہ سالار
فوج نی اسی صلاح دی کہ وہ پہاڑون مین سی جانا
اور مرشد آباد کو دفعتہً لی لینا اگرچہ وہ بشتابی تمام
گئی لیکن میرن نی فی الحال ایک کشتی تیز رو روانہ کی
اور اپنی باپ کو خوف سی مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل

قلعہ میں بیٹھا دوسرے دن جو پندرہ کوس واقع ریاست کی تھا
باہر آیا اور فورا حملہ کیا جلد اس حرکت میں دیر تک
رہا کرنیل کلیپ نے اسکا تعاقب کیا دو وقت لشکر شاہ
میں ایک دوسرے کی تری اور فوج انگریزی نے شہنشاہ
کی اڑا جاتا لیکن وہ صحرا اسمیں ہوکر چشمہ کو چلا گیا اور
اسی محاصرہ کیا تھا رحم حسین خان حاکم اودھ نے نواب کا حال
بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اجازت حضور کی کرنا چاہتا ہے
اور اپنے لشکر کو روانہ کیا شہنشاہ دو دن تک بیٹھا
پیچھا کرتا رہا لیکن یہ بات ظاہر تھی کہ وہ اس شہر پر
مسلط ہو جاتا لیکن اسی اثنا میں کپتان ڈوکس صاحب جیت
فیلیں کی پیچھے میں آگیا یعنی کرنیل کلیپ نے بھیجا تھا اور تیرہ
دن میں دوسرے دن میں پہنچا وقت شب کی آخری مقام
دشمن کو ہوشیار دیکھا اور دوسرے دن اسنے جب وہ
نیلوا میں تھا اپنے مہم پر ارش کیا لشکر شاہ نے شکست پائی
اور اس نے اپنے خیموں کو آگ دیکر بھاگ گیا تھا رحم حسین خان

بعد ایک یا دو دن کی معہ لشکر پورنیہ کی جسمین سولہ ہزار آدمی
تہی حاجی پور مین آیا اور آمادہ یورش کرنی پٹنہ کا ہوا کپتان نا
نوکس نی ساتھ ایک چہوٹی لشکر انگریزون اور ہندوستانیون
کی جو ایک ہزار آدمی سی زیادہ نہ تہی دریا سی عبور کیا اور
اُسکو ہزیمت دی یہہ ایک بڑا کار جرات اور دلاوری کا
تہا جو اس لڑائین واقع ہوا اور اِسی سبب سی ہندوستانیون
کو انگریزونکا بکمال اعتقاد ہوا راجہ شتاب رای نی
اس لڑائی مین ایسی شجاعت اور مردانگی ظاہر کی کہ
انگریز اُسکی مداح ہوی بعد ہزیمت کہانی کی حاکم پورنیہ
واسطی رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا اور کرنیل کلیند
و میرن نی اس طرف سی آتی ہوی اُسکا تعاقب کیا
برسات شروع ہو گئی تہی لیکن افسر اُسکی تعاقب سی باز نہ آئی
دوسری جولای سنہ سترہ سو ساٹ کو بوقت شب کی
طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جبکہ اپنی خیمہ مین
قصہ سن رہا تہا کہ ایک بجلی گری اور وہ اور دو نوکر اُسکی مر

مرگئی کرنیل کلیشڈ نی اس واقعہ سی مجبور ہوکر تعاقب چھوڑ دیا
اور پٹنہ کو پھر آیا اور برسات بھر یہان رہا اگرچہ عیاش تھا
لیکن اپنی باپ کی سلطنت کا ایک بڑا رکن تھا مورخ محمد
اوس زمانہ کا یون لکھتا ہی کہ جو اس امیر و عیش دوست
وبی ہمت کی اب بالکل جاتی رہی تھی اور نظم ونسق
ملک مین خلل کلی واقع ہوا لشکر نی قلعہ کو گھیر لیا اور
واسطی باقیات تنخواہ اپنی کی شور وغل کرنی لگی میر قاسم
داماد نواب اُن پاس آیا اور اقرار کیا مین تنخواہ تمہاری
اپنی پاس سی دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ درپیش
تھی جسمین کہ روپیہ بہت مطلوب تھا لیکن اُن پاس اتنا
روپیہ نہ تھا جو لڑسکین وہ دولت بیقیاس جو انہین غیر
مترقب ہاتھہ لگی تھی بی تامل اوٹھا ڈالی اُنہون نی نواب
سی روپیہ درخواست کیا لیکن اُسکی خزانہ مین بھی کچھہ
نہ تھا اس سبب سی اُنہین اب بجز لینی قرض کی کچھہ اور
چارہ نہ تھا یہہ بات ظاہر تھی کہ حال اسطور ہمیشہ نرہیگا تو آ

نی میر قاسم کو سفیر کر کر کلکتہ کو بھیجا اور وہان اُسکا شعور
و لیاقت وین سٹارٹ صاحب و ہیسٹنگز صاحب جو
بالفعل مدار المہام امور کمپنی تھی ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر
واسطی ایک دوسری معاملہ کی بھیجا گیا اور گورنر صاحب
کی نزدیک یہہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سی نظم و
نسق بنگالہ دوبارہ ہوسکیگا اُس نی اُس سی کہا کہ وہ
نایب ناظم اُن اضلاع کا ہوتا جبکہ اُس نی بی تامل منظور
کر لیا وین سٹارٹ و ہسٹنگز صاحب معہ کچھ لشکر کی
مرشدآباد روانہ ہوئی اور یہہ مقدمہ میر جعفر سی
عرض کیا لیکن وہ اُسکی اقبال کرنی سی بہت ناراض
تہا اُسنی سمجہا جس صورت مین کہ تمام طاقت اُسکی
داماد کی ہاتھہ مین چلی گئی تو وہ مرجع انام ہوگا اور مجہکو
کوئی رجوع نکریگا وین سٹارٹ صاحب نی جب نواب
کی مرضی نہ دیکھی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نی ڈرایا کہ مین
شہنشاہ سی جا ملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجہتا تہا کہ بعد

بہ سبب قیل و قال کی رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف
سی نہ تہا وین سٹارٹ صاحب نی اس لحاظ سی سختی کرنا
مناسب جانا اُس نی حکم دیا کہ لشکر انگریزی قلعہ مین نہ رہنا
اور میر جعفر نی یہہ حالت دیکہکر قبول کر لیا اور اس بیچ
التماس کی کہ ہمیں مرشد آباد یا کلکتہ مین سکونت کرنیکا
اختیار ہی اس نی غور کی کہ یہہ مقتضای غیرت نہ تہا
کہ جس مرشد آباد مین باحکم و اختیار وہان ایکمدت سی
حاکم تہا رہون اور سرزنش اپنی داماد کی اوٹہاون
اس سبب سی اُسنی کلکتہ کا جانا پسند کیا اُسنی اپنی
حرم سرا مین ایک کنچنی ڈالی تہی اور اُسنی ایسا فریفتہ
کر لیا تہا کہ جو وہ کہتی تہی سو کرتا تہا اور بعد ازان وہ
منی بیگم کر مشہور ہوی مورخ محمدی بیان کرتا ہی کہ
قبل روانہ ہونی کی وہ عورت اور میر جعفر بیوتات مین
جو اندر محل کی تہی گئی اور جواہرات نایاب جو حکام سلطنت
مرشد آباد نی جمع کی تہی لی لئی اور ساتہ ایک لشکر جرار کی

روانه کلکته کو ہوئی

میر قاسم

میر قاسم باستعانت انگریزون کی چوتھی مارچ سنه سترہ سو ساٹھه عیسوی کو صوبه دار بنگال و بہار ہو گیا اور اس خدمت کی شکریه مین اُسنی کمپنی کو ضلع بردوان پیشکش کیا صاحبان کونسل کو بیس لاکھه روپیه دئی جسکو اُنہون نی آپسمین تقسیم کر لیا وه ایک مرد لئیق اور مستقل مزاج کا تہا بعد مسند نشینی کی اس نی پہلی ایک صحیح کاغذ حساب اس روپی کا جسکو اسنی انگریزون اور فوج میر جعفر اور اوسکی نوکرون اور اپنی خادمین کو دینا کر لیا تہا تیار کیا اور بعد اُسکی اس نی تجویز اوسکی ادا کرنی کی نکالی اس نی خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت ہوشیاری سی کاغذ حساب دیکہی اور اس نی روپیه جو سردارون نی ایام بی خبری حکومت میر جعفر مین لی لیا تہا واپس کروایا اس نی زمیندارون سی فقط زر باقیات ہی نہین طلب کیا بلکه اُسنی سر نو محالات کی ایک نئی تشخیص کی تحصیل

تحصیل سالیانہ دو نو صوبون کی پیشتر اسکی زمانہ کی ایک
کروڑ بیالیس لاکہہ تینتالیس ہزار روپی کی تہی اب اس نے
دو کروڑ چہبیس لاکہہ چوبیس ہزار روپی کی تحصیل مقرر
کی فی الحقیقت یہہ جمعبندی جو اس نی مقرر کی ادا کرنا
اوسکا وہان کی باشندون کو دشوار تہا اس طور سی
خزانہ اوسکا جلد بہر گیا اور قابل ادائی زر باقیات ہوا
چونکہ وہ تنخواہ فوج اپنی کو ماہ بماہ دیتا تہا اسلئی وہ اوسکی
مطیع تہی اگرچہ اس نی ریاست بمدد انگریزون کی حاصل
کی تہی لیکن اب اوسکا ارادہ یہہ ہوا کہ وہ اونکی متعلقین سی
نہو تا اس نی خیال کیا کہ اگرچہ وہ نواب بنایا گیا تہا لیکن
حقیقت مین طاقت اون لوگون کی ہاتہہ مین تہی جو اوسی
مسند ریاست پر لائی تہی اوس نی دیکہا کہ بجز لڑائی کی
کوئی صورت اوسکی رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کی ہاتہہ
سی نہ تہی اور اسی سبب سی وہ انتظام فوجمین مشغول ہوا
اس نی سپاہیون کو جو نوکری کی قابل نہ تہی خارج کیا اسنی

فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکھلائی اُسنے ایک شخص
ارمنی گرگین خان نامی کو جسکا مولد اصفہان جو ایران
مین واقع ہی سردار فوج اپنی کا مقرر کیا وہ ایک مرد
صاحب سلیقہ تہا ابتدا مین وہ ایک بزاز تہا لیکن چونکہ
وہ فن سپاہ گری سی بہت ماہر تہا اسلئی میر قاسم
نی اُسی اپنا نوکر کر لیا اور اس نی بہی واسطی ازادی
خداوند نعمت اپنی کی ہاتہہ انگریزون سی بہت سی کوشش
کی اُس نی بندوقین تیار کروائین اور توپین ڈہلوائین
اور گولہ اندازون کو تعلیم کیا اور فوج جسپر وہ حاکم تہا
بہترین تمام فوج ہندوستانی امیرون بنگال کی
تہی واسطی اختفا رنجش کی اس راز کی انگریزون سی میر قاسم
نی مرشد اباد چہوڑکر مونگیر کو دار الریاست اپنا مقرر کیا
اسکی ارمنی سپہ سالار نی یہان کارخانہ بندوقونکا
کہڑا کیا یہہ شہر واسطی بندوقون کی بسبب گرگین خان
کی جسکی عمر بیس برس سی کچہہ زیادہ تہی اب تک مشہور ہی بلکہ

بعد ازاں بیچ سات سنہ سترہ سو ساٹھ کی میجر کارنک واسطی
مقابلہ شاہ عالم کی جواسپی تک اطراف بہار مین بہنچا گیا اور
شکست فاش دی بعد لڑائی کی کارنک صاحب نی راجہ
شتاب رای کو سات پیغام صلح کی اس پاس بہیجا جسکو
اسنی بی عذر قبول کر لیا اور انگریزی سپہ سالار
اسکی لشکر مین اداب اوسکو بجا لایا میر قاسم باستماع
معاملہ انگریزون اور بادشاہ کی مضطر ہوا اور جلد بٹنہ
کو گیا تاکہ کوئی قباحت اسپر واقع نہو کارنک صاحب نی
اوس سی عرض کیا کہ وہ تابعداری شاہ عالم کی کری
لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کی یہہ امر ناگوار تہا
انجام کار اس بات نی قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت
انگریزون مین اگر ملاقات کرینگی یہان تخت رکہا گیا اور
بادشاہ بعد نسل تیمور یہ جو اپنی قلمرو مین بہاگا بہاگا پہرتا
تہا اس تخت پر بیٹہا میر قاسم رسومات مقررہ بجا لایا اور
شہنشاہ نی اوسی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ عطا

کی اور انسی اقرار کیا کہ جو بیس لاکہہ روپیہ سالیانہ خزانہ بہار
دیا کرونگی بعد ازان بادشاہ نی دہلی کو مراجعت کی اور
کلارنک صاحب ہمراہ رکاب اوسکی کنارہ کرم ناسہ
تک گیا بادشاہ نی وقت رخصت کی اقرار کیا کہ ہم بر وقت
درخواست انگریزون کی دیوانی ان تینون اضلاع
کی اونہین عطا کرینگی یہہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہے
کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سترہ پچپن عیسوی مین دو سرے
ضلعون سی جدا کرکر مرہٹون کو دیا گیا تہا لیکن پرگنات
شمالی دریای سوبن ریکہہ کی اسمین سی نہین دئی تہی اور
انکا نام اوڑیسہ رکہا تہا قاسم علی نی تمامی زمیندارون
کو سوای رام نراین حاکم پٹنہ کی اپنا مطیع کر لیا وہ بہت
صاحب دولت مشہور تہا لیکن حمایت انگریزون کے
رکہتا تہا اس نی تین برس تک زرخراج کا حساب نکیا
لیکن یہہ بات ملحوظ خاطر رہی کہ بہار مین اسوقت خوج
نخیم سی بیت سی سختیان پیش آئی تہین نواب نی کہلا

کہلا بھیجا کہ جن زر باقیات انگریزون کو جب تک رام نراین
زر باقی ادا نکریگا نڈ ونگا اوس زمانہ مین دو گروہ کونسل
کلکتہ کی تہی ایک انمین کا مخالف میر قاسم کی اور دوسرا
جس گروہ کا کہ سرگروہ وین سٹارٹ صاحب تہا
موافق اور گروہ وین سٹارٹ صاحب کی آخر کار غالب
آئی لشکر انگریزی پٹنہ سی بلایا گیا اور رام نراین تنہا
نواب کی اختیار پر چہوڑا گیا اسنی فی الفور اوسی گرفتار
کر کر قید کیا اسکی نوکرون پر بہت تشدد کیا تہا تا
وہ خزانہ سی اطلاع دیوین کہ کس مقام مین پوشیدہ
ہی لیکن روپیہ جو وہان سی ہات لگی زیادہ خرچ روزمرہ
ریاست سی نہ تہی یہہ ایک بڑی غلطی ایام حکومت مسٹر
وین سٹارٹ صاحب مین واقع ہوئی انسواسطی کہ اب ہندو
کو حمایت انگریزون پر اعتماد نرہا اب تلک نواب اپنی
حکومت پر بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر
وہ غارتگری ملازمان کمپنی سی برباد ہوا ضرور ہی بہت

سی روپیہ ہندوستان مین محصول اشیاء تجارت سے
جو ایک ضلع سی دوسری ضلع کو منتقل ہوتی تہین تحصیل ہوتا
تہا یہہ طور تحصیل زر کا معقول نہ تہا کیونکہ اسکی سبب سی
تجارت مین قصور رہوتا تہا لیکن اسنی الباررواج پایا تہا کہ
بہی انگریزون نی پیشتر سنہ اٹہارہ سو پینتیس کی اسکو
موقوف نہین کیا جبکہ کمپنی نی باقرار پیشکش تین
ہزار روپیہ سالیانہ کی اجازت تجارت کی حاصل کی
اونکی مال پر محصول نہ ہا پہری سپرنٹنڈنٹ کلکتہ نی ایک دستک
اپنی دستخطی تیار کی اور بسبب اسکی کوئی مال کمپنی کا مزاحم
واسطی محصول کی نہوتا تہا اور یہہ اجازت فقط واسطے
مال سرکار کی تہی ہرگاہ انگریزون نی اپنی طرف
سی ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک مین زور
آور ہوگئی تہی ہر ایک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل
سیف تجارت اپنی اپنی مال کی کرنی لگی تب ملک
کلاو صاحب اس ملک مین رہی وہ محصول بموجب سو

سوداگران ہندوستانی کی اداکرتی رہی لیکن جبکہ وہ دولت
کوگئی اور اصحاب کونسل نی دوسرا نواب مقرر کیا تب
اختیار انکا بہت ہوگیا اور ارادہ کیا کہ وہ تجارت کرنی
اور محصول ایک حبہ نہ دینی وہ بنگالہ مین ایسی زور آور
تہی کہ نوکران نواب جرات انکی مقابلہ نہ رکہتی تہی وجہ دن
بدن خرابیان زیادہ کرتی تہی انکی گماشتہ جہان انکی
مرضی مین آتا نشان انگریزی نصب کردیتی تہی اور
نوکران سرکار اور تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتی
تہی جو شخص کہ ایک دستک بدستخط کسی انگریز کی اپنی
پاس رکہتا وہ اپنی تئین بمنزلہ کمپنی کی سمجہتا تہا ہرگاہ کوئی
جہگڑا واقع ہوتا انگریز کچہ سپاہی بہیجکر افسران
نواب کو پکڑ بلاتی اور قید کر دیتی جبکہ کوئی کشتی خانگی
مملو اموال تجارت چاہتی کہ بی ادای محصول گذر جائے
تب ملاح نشان کمپنی کہڑا کردیتی تہی نواب کا حکم کچہ نہ رہا اور
سوداگران ہندوستانی تباہ ہوگئی اور انگریزون نی بہت روپیہ

پیدا کیا آمدنی نواب کی کم ہو گئی اسواسطی کہ فقط انگریز ہی نہین
محصول دیتی نہی بلکہ ہر ایک شخص اپنی تئین انکا نوکر قرار
دیکر اپنا مال بی محصول نکال لیجاتا تہا میر قاسم نی بہت سی
نالشین ان تکالیف کی ارباب کونسل سی کین اور آخر
نہہ پڑا کہلا بہیجا کہ اگر وہ ان باتونسی ممانعت نکرینگی
تو مین حکومت اپنی سی دست بردار ہو نگا وین سٹارٹ
صاحب اور ہیشٹنگز صاحب نی واسطی رفع ان برائیون
کی بہت سی کوشش کی لیکن چونکہ دوسری اصحاب کونسل
کو انکی سبب سی منفعت کثیر تہی اسلئی سعی ان دونون
کی مفید نہوئی انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون کی
گماشتون نی ہندستانیون کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت
ہمارہی قیمت پر کیا کرو میر قاسم نی اب انگریزون کو اپنا دشمن
سمجہا اور آثار جنگ کی دونون گروہ مین ظاہر ہوئی واسطی
رفع کرنی اسبابات کی وین سٹارٹ صاحب خود بیچ
مونگیر کی اس پاس گئی اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا

آیا جبکہ مکالمہ اس معاملہ کا ہونی لگا نواب نی بہت سی
شکایتین زیادتی نوکران سرکار کمپنی کی اور نقصان
جو بسبب موقوف ہونی محصول کی اس ملک مین واقع
ہوئی تہی آگی اُسکی ظاہر کین وین سٹارٹ صاحب
نی اسکو بہت سی تشفی دیکر کہا کہ تم خاطر جمع رکہو
کہ دونو ہندوستانی اور انگریز محصول مقرری یعنی نو روپیہ
سیکڑا تمام اسباب پر جو تمہاری ملک مین سی گذریگا
ادا کرینگی اسنی نواب سی کہا کہ مین خود اس بندوبست کو
بی مشارکت صاحبان کونسل کلکتی جاری نہین کر سکتا ہون
لیکن واسطی منظوری اسکی مین انہین بہت سمجہاؤنگا
اس نی دلگیر ہوکر یہہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اس سی یہہ
خرابیان رفع نہونگی تو مین بالکل محصول موقوف کر دونگا اور
ہندوستانیون اور انگریزون مین بابت تجارت کی کچہہ
فرق نہ رکہونگا وین سٹارٹ صاحب بعجلت تمام کلکتہ
کو گئی اور یہہ تدبیر کونسل مین پیش کی مسٹر قاسم نی منظوری

کونسل کا انتظار نکیا اور فوراً اپنی عاملون اور باج گیرون
کو لکھہ بہیجا کہ وہ انگریزون سی انکی مال تجارت پر بحساب
نو روپی سیکڑہ کی محصول لیوین انگریزون نی اسکی
دینی سی انکار کیا اور افسران ہندوستانیون کو گرفتار
کیا سرداران مختلف کوٹہیون کی بہی اپنی اپنی مقام چہوڑکر
کلکتہ مین جلد ہی تمام چلی آئی وین سٹارٹ صاحب نی
جو محصول نو روپی سیکڑہ کا تجویز کیا سب نی سوای ہیسٹنگز
صاحب کی نا منظور کیا اُنہون نی بالاتفاق ہوکر کہا کہ ہم
ڈہائی روپی سیکڑہ کا محصول صرف نمک پر دینگی پر تمام
اُسوقت مین جنگ نیپال پر گیا ہوا تہا اور وہان وہ
مظفر نہوا جبکہ اُسنی وہانسی مراجعت کی اُس نی سنا
کہ انگریزون کو محصول کی دینی مین انکار ہی اور اُنکی
افسرون کو قید کر لیا تہا اُسنی فوراً بموجب اپنی
کہنی کی اضلاع بنگال و بہار سی بالکل محصول موقوف
کردیا صاحبان کونسل اس بات سی نہایت برہم ہوئی اور

اور مصر ہوئی کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سی لیوین اور انگریز
بی محصول کی تجارت کیا کرین گی اس ہفدہ سے فی طول کھینچا
ہسٹنگز صاحب نی کہا کہ اسکا کچھ سبب معلوم نہین ہوتا کہ کیون
حاکم قہرمان مثل میر قاسم کو بہبودی رعایا اپنی کی مطلوب نہین
بن صاحب نی جو رئیس کوٹھی ڈہاکہ تہا کہا کہ اسطرحکا کلام
مناسب حال نائب نواب کی تہا نہ کہ صاحب کونسل کی ہسٹنگز
صاحب نی جواب دیا کہ کوئی شخص سوای دغابازی کی ایسی
بات کہنی سی باز نرہتا آخر کو یہہ ٹہیرا کہ ایبٹ صاحب اور
بی صاحب میر قاسم پاس جاوین اور تکرار کرین کہ وہ محصول
قدیمی اوپر اشیاء ہند کی مقرر کرین بعد پہنچنی کی انہون
نی اس سی کئی ملاقاتین کین اور اول یہہ بات ظاہر تہی کہ
مقدمات فیصلہ پاجاتی لیکن بسبب درشت کرداری
الس صاحب کی جو رئیس پٹنہ اور جمیع نوکران کمپنی سی
تند مزاج تہا امیدین صلح کی جاتین رہین نواب نی ایبٹ
صاحب کو رخصت کیا اور بی صاحب کو یرغمال مین اپنی

اپنی افسرون کی جو مفید تہی رکہہ لیا ہر گاہ الس صاحب
نی دیکہا کہ ایلٹ صاحب دائیرہ حکومت نواب سی
نکل گیا تہا اس نی پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہوگیا
لیکن شکست ہوکر پراگندہ ہوا اور بڑے
جمعیت میر قاسم کی آئی اور شہر کو پہر چہین لیا الس صاحب
اور دوسری فرنگیون کو قید کر دیا قاسم پشند اس ماجری
سی مطلع ہوا اور دیکہا کہ اب جنگ ناگزیر ہی اس نی
حکم دیا کہ تمام فرنگیون کو کوٹہیون مین گرفتار کریں اور
امیٹ صاحب کو رستی مین روک رکہین اور کلکتہ کو
جانی نہ دین جبکہ صاحب موصوف جوار مرشد اباد مین
تہا کہ یہہ فرمان حاکم اس شہر پاس پہنچا جس نے کہ ابہی
بلایا اور اس نی انکار کیا جسپر ایک ہنگامہ برپا ہوا
اور امیٹ صاحب مارے گئی حر افغان آسودہ حال کو تہو،
جکت سیٹہہ کو جو واقع مرشد اباد تہی میر قاسم نی گمان
کر کر کہ وہ موافقت انگریزون سی رکہتی تہی حکم دیا کہ وہ

وہ مونگیر مین رہین اور وہان انہین قید کیا جبکہ خبر
موت ایلیٹ صاحب اور مقید ہونی کی ایلس صاحب
کی معہ رفقا کی کلکتہ مین پہنچی صاحبان کونسل نی فوراً
پیکار کا ارادہ کیا وین سٹارٹ صاحب او ہسٹنگز صاحب
نی ہرچند کہ اونہین سمجہایا کہ وہ اس بات کو جب تک
کہ صاحب جو پٹنہ مین ہی ہاتھہ میر قاسم سی نکل آوین موقوف
رکہین فوج انگریزی باتفاق گروہ اعظم صاحبان کونسل
کی مامور بجنگ ہوئی اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر
کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانیون پر محصول
لیا اور کہ انگریز اپنی اسباب خانگی تجارت پی محصول نہ دیوین
تجویز کیا یہہ مرد پیر بہتر برس کی عمر کا جو بسبب بیماری جذام
کی بمشکل حرکت کر سکتا تہا کلکتہ سی مرشداباد کو معہ
فوج انگریزی کی روانہ ہوا میر قاسم نی واسطی تربیت و نظم
فوج اپنی کی بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہہ فوج ایسی
تہی کہ کبہو کسی حاکم بنگالہ کو نصیب نہوئی تہی مگر گرگین خان

اسکا ارنی سپہ سالار اگرچہ فن سپاہگری سی بہت واقف تہا
لیکن پہر بہی جنگ نی جلد اختتام پایا بسبب مخالفت افسران
نواب کی اُسکی لشکر نی اُنیسوین جولائی سنہ سترہ سو
تریسٹھ کو کٹوا مین ہزیمت پائی چوبیسوین کو لشکر انگریزی
نی سوتی جہیل پر حملہ کیا اور مرشداباد پر متصرف ہوا
دوسری اگست کو گہیڑا پر جو متصل سوتی کی ہی دوسری
لڑائی واقع ہوئی اور فوج میر قاسم نی پہر شکست پائی
اس نی خندق مستحکم اودوانلا مین قریب راج محل کی کہود
وائی تہی جہان کہ اُسکا اب لشکر چلا گیا ابتلک وہ
مونگیر مین تہا اور لڑائیان جو اس عرصہ مین واقع ہوئین
انمین وہ شریک نہ تہا اس نی اب چاہا کہ مین لشکر اپنی کی
جو متعین اودوہ تہا شامل ہو جاؤن لیکن اپنی قبل اپنی
روانگی کی تمام اسیران ہندوستانی کو مار ڈالا
یہہ منقول ہی کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین حاکم پٹنہ
تہا ساتہ ایک تہیلی ریگ کی دریا مین غرق کر دیا [illegible]

ایام مین راجہ راج بلبھ جو سابق بن نایب حاکم ڈہاکہ تہا معہ
تمام فرزندون اُسکی کی اور ہم گمان کرتی ہین کہ کشن داس
جسکا کہ ابہی مذکور ہوا اور رای رایان راجہ امید سنگہ
اور راجہ بنیاد سنگہ راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مروا ڈالا
دوسرا فون دولتمند اور شہون کو باہر لائی اور برج
قلعہ مونگیر سی اونہین دریا مین گرا دیا اور ایک زمانہ دراز
تک ملاح اوس مقام کا جہان کہ اونہین ڈبویا تہا نشان
دیتی تہی بعد فراغ ان خون ریزیون کی قاسم علی اودوا
مین اپنی لشکر سی شریک ہوا شروع ماہ اگست مین انگریزون
نی اوسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد
شکست کی وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنی تاب مقابلہ
فوج انگریزی کی جو اسکی درپی تہی اپنی مین نپاکر پٹنہ کو معہ
فوج کی بہاگ گیا انگریز جو اسکی اسیر تہی انہین ہمراہ اپنی
لی گیا دوسری دن بعد روانگی کی اُوسکا لشکر کنارہ اودوا
پر پہنچا دفعتہ ایک شور عظیم اسکی لشکر مین ہوا ہر ایک شخص

واسطی عبور دریا کی مضطر تہا اور دیکہا کہ کچہ آدمی ایک نعش
مردہ کو دفن کی لئی میدان مین لئی جاتی ہین جب اُنسی پوچہا
کہ یہہ کیا ماجرا ہی اونہون نی جواب دیا کہ یہہ لاش گرگین خان
سپہ سالار کی ہی اور اس سی نواب کو خوشی کمال حاصل
ہوئی یہہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب غروب
ہونی آفتاب کی تین یا چار مغل اُسکی خیمہ مین گہسی اور
کام اُسکا تمام کیا یہہ بات افواہاً مشہور رہی کہ وہ
واسطی مانگنی تنخواہ کی گئی تہی اور جبکہ سپہ سالار اونہین
نکالنی لگا اونہون نی تلوارین اپنی کہینچ کر اوسپر گر پڑی
لیکن اُنکی تنخواہ کچہ چڑہی ہوئی نہ تہی کیونکہ نو دن پیشتر
اس واقع سی وہ تنخواہ تقسیم کر چکا تہا یہہ بات بہت قریب
یقین کی کہ اونہین قاسم علی نی واسطی قتل گرگین خان کی بہیجا
تہا اوسکا بہائی خواجہ پیٹرس ایک مرد مشہور کلکتہ
مین تہا اور وہ وہین سٹارٹ صاحب اور ہیسٹنگز صاحب
سی کمال دوستی اور محبت دلی رکہتا تہا پر اُس نی خفیہ

گرگین خان کو لکھا کہ تم نوکری نواب کی چھوڑ دو اور اگر گرفتاری
اُسکی کسی نوع ممکن ہو دریغ نکرنا رئیس نی مخبرون کی
جو کہ نواب کی خدمت مین تہی اس معاملہ سی آگاہ ہو کر دو پہر
پر ایک گہنٹہ گذرا تہا کہ اس نی اپنی آقا کو بیدار کیا اور
دغابازی سپہ سالار سی اطلاع دی چوبیس گہنٹہ بعد
اس خبر کی گرگین خان ارمنی جنرل جو اس زمانہ مین بہت
شہرت رکہتا تہا مارا گیا میر قاسم بجلد تمام پٹنہ کو بہاگ
گیا مونگیر طرف انگریزون بہی آگئی اوس نی دیکہا کہ اوسے
لازم ہی کہ وہ پٹنہ کو بہی چہوڑ دیتا اور اس ملک سی نکل
جاتا وہ اب انگریزون پر بہت خفا ہوا اور پیشتر چہوڑنی
پٹنہ کی اس نی ارادہ کیا کہ وہ اپنی قیدیون کو مار ڈالتا
اس نی اپنی امیرون کو حکم دیا کہ وہ قیدخانہ مین جا کر
اسیرون قتل کرین اونہون نی جواب دیا کہ اونہین
مسلح کر کر ہماری مقابلہ مین بہیجو تا کہ ہم اونسی لڑین اور
ہم جلاد نہین ہین کہ اونہین بیکس کر کر مارین تب نواب

نی اپنی افسران فرنگ سی شمرو کو حکم دیا کہ وہ اس امر کو
بجا لاوی یہہ شقی اولاً فوج فرانسیس مین سارجنٹ تہا
اور بعد ازان ملازمین میر قاسم مین داخل ہوا اُوس نی
اسبات کو فوراً قبول کر لیا وہ سات اپنی تہوڑی سپاہی
لیکر گیا جنہون نی اُن بیکسون پر بندوقین سر کین اور
سوای ڈاکتر فلارٹن صاحب کی کام اُن بیچارون کا تمام
کیا اڑتیس انگریز ممتاز اور ڈیڑہ سو سپاہی ماری گئی
شمرو بعد ازان بہت سی حاکمون کی نوکری مین رہا
اور انجام کار سردہنہ کا حاکم ہو گیا الس صاحب اور
جی صاحب اور لوشنگٹن صاحب جو ارباب کونسل
تہی اس واردات مین مارے گئی چہٹی نومبر سنہ سترہ سو تریسٹھ کو
ہلپٹنہ دست تصرف انگریزون مین آیا اور میر قاسم بہاگ
کر صوبہ دار اودہ کی حمایت مین گیا اور اس سبب سی چار
مہینی مین لڑائی ختم ہوئی دوسری برس بائیسوین اکتوبر
کو بکسر مین جنرل انگریزی اور لشکر صوبہ دار اودہ کا مقا

مقابلہ ہوا اور انگریزون کو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات
جو انگریزون اور وزیر مین ہوئی انکا تعلق کچہہ تواریخ بنگالہ
سی نہین ہی یہہ اتنا ذکر کفایت کرتا ہی کہ اوس نی اولاً
میر قاسم کو اپنی حمایت مین رکہا اور بعد ازان اسکا خزانہ
لوٹ کر اوسی بہگا دیا لیکن نواب نی پہر بنگالہ کی طرف
رخ نکیا

میر جعفر

مرتبہ ثانی جبکہ میر جعفر نی مسند بنگالہ پر قدم رکہا اوس
نی دیکہا کہ روپیہ جو انگریزون کو دینا اقرار کیا تہا سرانجام
اوسکا ممکن نہ تہا وہ اب بہت بوڑہہ ہو گیا تہا
اوسکی بیماری نی غلبہ کیا اور چوہتر برس کی عمر مین ماہ
جنوری سنہ سترہ سو پینسٹہ مین بیچ مرشد آباد کی طایر
روح اوسکی نی پنجرہ قالب سی پرواز کیا اوسکا خلیفہ
مقرر کرنا اختیار مین بادشاہ کی تہا لیکن اوسکا کچہہ
حکم نہ تہا اور ایسا مفلس ہو گیا تہا کہ اوسی اپنی تختگاہ

تک پہنچنا دشوار تہا اس سبب سی انگریزون نی جو چاہا
سوکیا ارباب کونسل نی بہت سا روپیہ نجم الدولہ پسر
میر جعفر جو بطن منی بیگم سی تہا لیا اور اسی نواب کیا
اس سی اب اونہون نی نیا عہد و پیمان کیا اونہون
نی حفاظت ملک اپنی اختیار مین رکہی اور اوسسی
تنگ کیا کہ وہ ایک نایب اپنا واسطی سر انجام امور
دیوانی اور فوجداری اس ملک کی مقرر کری اسلئی
درخواست کی کہ نند کمار جو بہت بد اطوار تہا اس عہدہ
پر مقرر ہو جسکو ارباب کونسل نی بالکل انکار
کیا وین سٹارٹ صاحب نی اوسکی جمیع خطایا اور
شرارت مین ایک دفتر بیاض واسطی ملاحظہ گورنرون
کی جو بعد اسکی آنی چہوڑ گیا محمد رضا خان جسو
الدور و بخان کی اقرباؤن مین سی تہا اس عہدہ پہ
منصوب ہوا ۔ لارڈ بنگالہ او گورنر

لارڈ بنگالہ او گورنر

صاحبان کورٹ اوف ڈای رکٹرز نی اخبار بی انتظامی
جو بسبب بدچلنی اونکی نوکرون کی ہندوستان مین
واقع ہوئی تہی اور جنگ سات میر قاسم اور روزبہ
اور قتل پٹنہ کی سنکر بہت پریشان ہوئی اونہون
نی خوف کیا کہ ملک جسکو اونہون نی ابہی لیا تہا شاید
انکی ہات سی جاتا رہی اور دیکہا کہ کوئی شخص سوای اسکی
جس نی کہ یہہ فتوحات حاصل کی نہین اس ملک
کو بچا نہین سکتا تہا بایں لحاظ اونہون نی کلاو صاحب
کی طرف جسکو شاہ انگلنڈ نی عہدہ امیری پر مختار کیا
تہا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان کو جاوی اور
مقدمات اونکی درست کری اگرچہ صاحبان ڈای رکٹر
نی جب وہ انگلنڈ مین پہنچا اوسکی توقیر و عزت جیسا کہ
چاہئی تہی نکی تہی بلکہ جاگیر بہی اوسکی قرق کرلی تہی تسپر
بہی اوسنی قصد ہندوستان کا کیا وہ کمنڈر انچیف
یعنی مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ اختیار

کل رکھتا تھا صاحبان ڈائی رکٹرنی اِتنی کہا کہ وہ تجارت
نوکروں ہماری کی جو موجب ایسی تکلیف کا ہوئی
تھی موقوف کر دیا اور نوکروں ہماری نی اس آٹھہ
برس کی عرصہ مین جسمین کہ ایک نواب بعد دوسری کی
مسند نشین ہوا دو کروڑ سی زیادہ روپیہ بطور پیشکش
کی ہندوستانیوں سی لئی اور ہم چاہتی ہین کہ آیندہ
کو یہہ رسم جاری نرہی اونہوں نی حکم دیا کہ جمیع نوکران
ہماری کیا اہل قلم و کیا اہل سیف عہد و پیمان کرتی
کہ سوای چار ہزار روپیہ کی جو کچھہ کہ اور بطور تحفہ کی
لیوین وہ داخل خزانہ عامرہ کرین اور کہ آیندہ کو پیشکش
زیادہ ہزار روپیہ سی بی اجازت لیوین سات ان
نصایح کی لارڈ کلایو صاحب ہندوستان کو رخصت
ہوا وہ تیسری تئی سنہ سترہ سو پینسٹھ کو جہاز سی
اترا اور کلکتہ مین داخل ہوا اُس نی دیکھا کہ تمام فوج
جنکی سبب سی صاحبان ڈائرکٹر کی خاطر پریشان ہوئی

ہوتی ہی جاتی رہی لیکن ان بندوبستی نظم ونسق مین بہت تہی
ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بہی خیر خواہی سرکار
کمپنی کی مطلوب نہ تہی بلکہ غرض اونکی نوکری سرکار مین یہ
تہی کہ کچہہ روپیہ جسطور بنی جمع کر کر جلد ولایت انگلنڈ کو
چلی جاوین ہر سرشتہ مین بی نسقی پہیل گئی تہی ہندوستانی
انگریزونکی ہات سی ایسی تنگ ہوئی کہ وہ اونکی نام سی
بیزار تہی بوہی دیانت وعزت کسی محکمہ مین نہ تہی صاحبان
ڈایرکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت مین حکم
سخت واسطی اپنی نوکرون کی بہیج چکی تہی میر جعفر قریب
الموت تہا جبکہ احکام آئی صاحبان کونسل نی ان
احکام کو کتاب کونسل مین درج نکیا بلکہ بعد اوسکی مرگ
کی انہون نی ایک نیا نواب مقرر کیا اور اس سی بہت
سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈایرکٹر نی لکہا تہا
کہ اونکی نوکر اپنی مال کی تجارت نکرتی برخلاف اون
احکام کی صاحبان کونسل نی ایک عہدنامہ نواب حال

سی لیا جسمین یہہ لکھا تہا کہ انگریز بطور سابق کی محصول تجارت
کرنی لگا او صاحب نی بمجرد پونہچنی کی تعمیل حکم صاحبان
ڈائرکٹر کا ارادہ کیا ہرچند صاحبان کونسل نی اونکو
بہت دہمکایا تاکہ وہ اونکی قابو مین آجاوین لیکن چونکہ
سرشت اس شخص اور وین سٹارٹ صاحب مین بہت
فرق تہا اسلئی نہ پہیرین اونکی منفعہ تہوڑین اوس نی
اصرار کیا کہ وہ تمام اسباب پر اقرارنامہ اپنی مہرون
سی لکہہ دیتی کہ ہم آئندہ کو پیشکش نہ لینگی جس نی کہ
اسکا انکار کیا اوسی اوس نی بلا تامل موقوف کر دیا
بعض اوسکا کہنا بجا لائی اور وہ جنہون نی کہ خاطرخواہ
روپیہ جمع کر لیا تہا ولایت کو چلی گئی لیکن سب اسکی
دشمن ہو گئی چہ مہینہ مین جون کو کلاو صاحب بارادہ
دہلی کی طرف اضلاع غربی کی کلکتہ سی روانہ ہوئے
کیونکہ ثمرائین روپیہ تحصیل کا ضایع ہوا تہا نجم الدولہ نی
ایک نیا وثیقہ لکہا جس سی کہ انگریز نظم و نسق ملک مین

بالکل مختار ہوگئی اونہون نی واسطی خرچ اوسکی دربار
کی پچاس لاکہہ روپیہ سالیانہ مقرر کردی مصارف
اس روپیہ کا بمشورۂ محمد رضا خان اور راجہ دورلب رام
اور حکمت سیٹہ کی مقرر ہوا چند روز بعد نواب اوڑہ سی
صلح ہوگئی بڑا مطلب اس سفر سی یہہ تہا کہ شہنشاہ
بنام صاحبان کمپنی کی دیوانی صوبہ ثلاثہ کی مقرر کردیتا
اسکا ہم پیشتر ذکر کرچکی ہین کہ اوسکی اجازت تہی کہ جب
اونکی خوشی ہووی وہ اوسی لی لین کلاو صاحب نی
اوسکی ملازمت الہ آباد مین حاصل کی اور ایفاء وعدہ
چاہا جسکو اوسنی بلا عذر قبول کرلیا بارہوین اگست کو
شہنشاہ نی کلاو صاحب کو دیوانی بنگالہ وبہار
واوڑیسہ بنام کمپنی کی مرحمت کی اونسی آمدنی مین
سی بادشاہ کو ماہیانہ دو لاکہہ روپیہ دینی کا اقرار
کیا یہہ بات بہی قابل لکہنی کی ہی کہ ہرگاہ سلطان
دہلی کو اپنی ممالک محروسہ مین قرار نہ تہا اسلئی ہمراہ